TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222687
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١s ع٢٣٨ | ا-ع Accession No. ٨٢٩١

Author

Title نصایح وغیرہ -

This book should be returned on or before the date last marked below.

مجموعۂ

نصائح مفیدہ

Checked 1078

جسکو

عالیجناب مولوی محمد عبد القادر صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ نے

مرتب کیا

اور

۱۳۱۵ فصلی مین

باہتمام محمد قاسم

مطبع قاسم پریس حیدر آباد دکن مین طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدائے جہان آفرین ونعت حضرت سید المرسلین۔ عرض ہے کہ ہمارے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے عہد مبارک مین تعلیم کو بہت زیادہ ترقی ہوئی اور مختلف علوم وفنون کی روزافزون اشاعت ہورہی ہے اور اعلیحضرت کو تعلیم کا اسقدر خیال اور اوسکے ساتھہ اسقدر محبت ہے کہ حضور ممدوح نے اس محبت کو نہ صرف اپنے ملک ہی تک محدود رکھا ہے۔ بلکہ نہایت فیاضی سے ہر صنف کے لوگونکی ترقی تعلیم کیجانب خواہ وہ لوگ اپنے ملک کے ہون یا دوسری ملک کے توجہ فرمائی۔ چنانچہ علیگڈہ کالج کیلئے سالانہ چوبیس ہزار روپیہ کا عطیہ جو ایک معتد بہ سرمایہ ہے معین فرمادیا ہے۔ ترقی وترغیب تعلیم کیلئے مختلف وظایف مقرر فرمائے ہین اور لوگونکو ولایت بہیجکر اعلی تعلیم دلانے کے لئے سالانہ ہزارون روپے

صرف کئے جاتے ہین - اور ہمیشہ کچھہ لوگ ولایت کی تعلیم مین کامیاب ہوکر اعلے عہدون سے سرفراز ہوا کرتے ہین - اسی تعلیم کا یہہ نتیجہ ہے کہ فنون حکمت مین بہت سی کتابین تصنیف و تالیف ہوئی ہین اور ہوتی جاتی ہین -

یہہ عام دستور ہے کہ جب کسی ملک مین کسی مفید چیز کو ترقی ہوتی ہے تو عامتہً اس کی جانب خیالات ابنائے وطن متوجہ ہوجاتے ہین - چونکہ مین بہی اسی ملک حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے مدرسئہ دارالعلوم اور انجینیرنگ کالج کا مستند تعلیم یافتہ اور اسی سرکار آصفیہ کا آبائی نمک خوار ہون - لہذا میرے دل مین یہہ تحریک پیدا ہوئی کہ محض ابنائے جنس کے فائدہ کے لئے چند نصایح اور اقوال حکمت مرتب کرون - چنانچہ باوجود مشاغل ملازمت سرکار عالی کے یہہ مجموعہ جو اکثر نصایح اور اقوال حکمت پر مشتمل ہے - ترتیب دیکر پبلک کے سامنے پیش کرتا ہون - ازبس کہ مین نے اس مجموعہ کو افادہ عام کے لئے خالص نیت سے مرتب کیا ہے - اسلئے امید ہے کہ یہہ مجموعۂ نصایح و اقوال حکمت ابنائے جنس کے حق مین مفید ہوگا -

راقم

محمد عبدالقادر

صوبہ دار صوبہ گلبرگہ

نصائح مفیدہ

(۱) کسی کی جان نہ لو اور نہ جان لینے مین مدد کرو۔

(۲) کسی کا دل نہ دکھاؤ۔

(۳) چوری مت کرو اور نہ چوری کرنے مین مدد دو۔

(۴) پاکدامنی اور عصمت سے زندگی بسر کرو اور زنا سے بچو۔

(۵) نفسانی خواہشون پر ہمیشہ غالب رہو اور انکو مطیع اور تابع رکھو۔

(۶) نفسانی خواہشون مین سب سے زیادہ زبردست شہوت ہے اور اُسپر غالب آنا بڑے جوانمرد کا کام ہے۔

(۷) کسی حالت مین جھوٹ مت بولو اور راست بازی سے کام لیا کرو۔

(۸) کسی نشہ کی چیز کا استعمال نہ کرو نہ کسی کو استعمال کراؤ۔

(۹) جو شخص کسیکی جان نہین لیتا اور چوری اور زنا نہین کرتا اور نشہ کی چیز سے بچتا ہے اور جھوٹ نہین بولتا اور پاکدامنی سے رہتا ہے اور نفسانی خواہشون پر غالب آتا ہے اُسکو نجات ملتی ہے۔ ایسا شخص اس دنیا مین بھی خوش و خورم رہتا ہے اور آئندہ آخرت مین بھی آرام و آسایش مین رہے گا۔

(۱۰) انسان جسطرح دوسرے کو نصیحت کرتا ہے اُسپر خود بھی عمل کرنا چاہیئے۔

(۱۱) کسی کو نیک کام کی ہدایت کرنا اور بُرے کام سے بچانا اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔

(۱۲) دشمنی کی آگ دشمنی کی آگ سے نہین بجھ سکتی۔ بلکہ دشمنی کی آگ مہربانی شفقت اور محبت کے سرد پانی سے بجھانی چاہیئے۔ ع بادوستان تلطف بادشمنان مدارا۔

(۱۳) غصہ کے عوض محبت اور برائی کے عوض بھلائی سے کام لینا چاہیئے۔ یعنے انتقام کا نہ لینا دوزخ سے بچنا ہے جو شخص انتقام نہین لیتا اسکو دوزخ کا کچھ خوف نہین ہے

بیت

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
بادوستان تلطف بادشمنان مدارا

(۱۴) کسی کو نہ جھڑکو۔ جھڑکی سے دل بہت دُکھتا ہے۔

(۱۵) جہان تک ممکن ہو خیرات کرو۔ اسمین ہر قسم کی برکت نصیب ہوتی ہے اور نجات

کا یہہ بہت بڑا ذریعہ ہے۔

(١٦) نفسانی خواہشون کے درختونکو جڑ سے اکھاڑ کر پہنکو جو شخص نفسانی خواہشونکے جنگل کو اس دنیا مین کاٹ دیتا ہے اُسکو نجات ملتی ہے۔

(١٧) ننگے رہنے یا سر یا ڈاڑہی یا موچہہ مونڈوانے یا روزہ رکہنے یا زمین پر بغیر حرکت کے پڑے رہنے یا زبان کے بند کر لینے یا ہاتہہ کے خشک کر لینے یا ناخن وبال کے بڑہا لینے سے اسقدر روح پاک وصاف نہین ہوتی ہے جیسا کہ نفسانی خواہشونکے دبانے سے پاک ہوتی ہے۔

(١٨) جو شخص زیادہ کہاتا ہے زیادہ سوتا ہے اور اپنے آپ کو زیادہ موٹا بناتا ہے وہ بیمار رہتا ہے۔

(١٩) بخیل اور حریص خدا کے دربار مین نہین جا سکتا خواہ وہ کتنے ہی نماز ین پڑہے اور کتنے ہی روزے رکہے۔

(٢٠) جس انسان کو کسی چیز کی خواہش نہین ہوتی اُسکو غم واندوہ اور پریشانی نہین ہوتی

(٢١) ایک بدآدمی کا ایک نیک آدمی کو گالی دینا ایسا ہے جیسا کہ آسمان پر تہوکنا تہوک آسمان پر نہین جاتا بلکہ خود اُسی تہوکنے والے کے منہ پر گرتا ہے۔

(٢٢) دوسرونکے عیوب بہت جلد نظر آتے ہین۔ اپنا عیب اسقدر جلد نظر نہین

آتا سب سے پہلے عیب پر نظر ڈالو اور اُسکی اصلاح کرو۔

(۲۳) اپنی ذات و شرافت پر غرور مت کرو۔ شرافت اور کمینہ پن افعال سے متعلق ہے ذات سے نہین یعنے نیک افعال سے شریف اور بد افعال سے کمینہ بنتا ہی خواہ وہ کسی ذات کا کیون نہو۔

(۲۴) ذاتی نسب سے کوئی انسان کمینہ یا شریف نہین ہوسکتا۔ بلکہ اپنے ذاتی افعال سے کمینہ یا شریف بنتا ہے۔ مثلاً مسلمان و برہمن۔ مسلمان و برہمن کے گھر پیدا ہونے سے اور دھیڑ۔ دھیڑ کے گھر پیدا ہونے سے شریف یا کمینہ نہین ہوسکتا بلکہ اپنے ذاتی بھلے بُرے افعال سے شریف یا کمینہ بنتا ہے۔

(۲۵) غُصّہ۔ نشہ۔ تعصب۔ نخوت۔ حسد۔ بغض۔ شیخی۔ حرص۔ ضد انسان کے دل کو بہت جلد میلا کرتے ہین۔

(۲۶) ترک حیوانات سے یا ننگے پھرنے سے یا روزہ رکھنے سے انسان کا دل صاف نہین ہوتا۔ جب تک اُسکے آئینۂ دل سے حسد۔ بغض۔ نخوت اور تعصب کا زنگ دور نہ ہو۔

(۲۷) جو شخص جاہلون اور احمقون کی صحبت مین رہتا ہی سخت مصیبت مین گرفتار ہوتا ہی جاہلو اور احمقون کی صحبت سے پرہیز کرو اور عقلمند اور فاضل آدمی کی صحبت اختیار کرو۔

(۲۸) اگر ایک ذہین شخص ایک لمحہ کے لئے بھی عقلمند اور فاضل کی صحبت مین

رہے تو اُنکی صحبت کے اچھے اثر سے متاثر ہو جائیگا۔

(۲۹) جیسے ماں باپ اپنے بچوں کے ساتھہ ہمدردی کرتے ہین اُسیطرح ہر انسان کو تمام بنی آدم کے ساتھہ ہمدردی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

شعر

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھہ کم نہ تھے کروبیان

(۳۰) خدا کے تمام مخلوقات کو ایک نظر سے دیکھنا اور یہ یقین کرلینا چاہیئے کہ تمام مخلوقات خدا کے بچے ہین۔ اور ہمارا حقیقی باپ خدائے پاک ہے اس دنیا کا باپ مجازی باپ ہے

(۳۱) مجازی ماں باپ کو چاہیئے کہ اپنے بچونکو بُری صحبت سے بچائین نیکی سکھلائین اور علم و ہنر سے مالامال کردین اور اُنکی اچھی جگہہ شادی کرین اور اپنے مال سے اُن کو فائدہ اُٹھانے دین۔

(۳۲) بچونکے فرائض یہہ ہین کہ اپنے مجازی ماں باپ کا ادب کرین ان کے احکام وہدایات کی تعمیل کرین۔ خانگی امور کو اچھی طرح ادا کرین اور ماں باپ کی مِلک اور جائداد کی حفاظت کرین۔ اور اپنے باپ کے اچھے وارث بننے کی قابلیت پیدا کرین۔

(۳۳) جو بچے اپنے ماں باپ کی عزت و توقیر کرتے ہین وہ دونون جہان مین خوش رہتے ہین

(۳۴) جو بچے اپنے ماں باپ کے بڑہاپے مین مدد کرتے ہین انکو نجات نصیب ہوتی ہے

(۳۵) جو بچے ماں باپ کی عزت نہین کرتے اور انکے ساتھہ بے ادبی کرتے ہین انکو گالیان دیتے ہین اور بڑہاپے مین انکی مدد نہین کرتے۔ وہ بہت ناسعید و بدبخت ہین

(۳۶) علم بہت بڑی نعمت ہے ہر انسانکو علم سیکھنا چاہیئے۔ بغیر علم کے خدا کی پہچان مشکل ہے۔

(۳۷) یہ دنیا عالم اسباب ہے اور خدا مسبب الاسباب ہے بغیر سبب کے کچھہ نہین ہوتا۔

(۳۸) ہر کام خدا کی مرضی سے ہوتا ہے اور خلاف مرضی خدائے پاک کے کچھہ نہین ہوتا۔

ع

ہوتا ہے وہی خدا جو چاہے

(۳۹) انسان کو چاہیئے کہ استاد کی اسیطرح عزت وادب کرے جیسے اپنے باپ کی عزت وادب کرتا ہے۔

(۴۰) جو تم بوؤگے وہی پاؤگے۔ جوار بو کر گیہون کی امید نہ رکھو۔

(۴۱) برے کام کا نتیجہ برا اور اچھے کام کا نتیجہ اچھا نکلتا ہے۔ برائی کرنیوالا دونون جہان مین ذلیل وخوار رہتا ہے۔ اور نیکوکار دونون جہان مین خوش وخرم رہتا ہے۔

(۴۲) انسان کو نیت اچھی رکھنی چاہیئے تمام کام کا دارومدار نیت پر منحصر ہے۔ اچھی

والے کو نجات ملتی ہے اور بُری نیت والے کو ہر قسم کی مصیبت و تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔

(۴۳) اپنے پیر کی عزت و ادب مین کمی نہ کرو کیونکہ پیر کے ذریعہ سے خدا ملتا ہے۔

(۴۴) سچا پیر وہی ہے جسکو روپیہ کی محبّت و لالچ نہ ہوا ور درویش باخدا ہو۔ اُس کی صحبت مین خدا ہی یاد آئے۔

(۴۵) زرد یا سبز یا گیروے رنگ کے کپڑے پہننے سے یا ڈاڑہی موچہہ بڑہانے یا مونڈانے سے انسان سچّا پیر نہین بن سکتا سچّا پیر وہ ہے جو نفسانی خواہشون پر قبضہ کرلے

(۴۶) وہ پیر جسکے دل مین درد نہ ہو اور بجائے درد کے غصہ ہو وہ سچّا پیر نہین ہے۔

(۴۷) وہ پیر جو خدا کو فاعل حقیقی نہ جانے۔ وہ سچّا پیر نہین ہے۔ خدا کو فاعل حقیقی جاننا اصل توحید ہے۔

(۴۸) تمام مذاہب کی جڑ ایک ہے یعنے اصل توحید کے سکہانیکے لئے دنیا مین مذہب پیدا ہوا ہے۔

(۴۹) کسی کو حقیر نہ جانو اور اپنے آپ کو سب سے کہتر سمجہو۔ خودی مٹانا اسیکو کہتے ہین

(۵۰) غرور و تکبر سے بچو۔ غرور و تکبر انسان کے دل کو بہت ناپاک کر دیتا ہے۔

(۵۱) علم کی کتابین پڑہنی اور اُن پر عمل نہ کرنا حیوانیت ہے۔

(۵۲) عالم باعمل کو نجات ملتی ہے اور عالم بے عمل کو مصیبت و تکلیف نصیب ہوتی ہے

(۵۳) ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ مذہب کا پابند رہے۔

(۵۴) ہر حال مین خدا کے شکرگزار رہو۔

(۵۵) اچھے افعال مرنے کے بعد بھی انسان کے ساتھہ رہتے ہین یہی حال بُرے افعال کا ہے

(۵۶) ظاہر سے بڑھکر باطن کو سنوارو۔

(۵۷) دل کو خدا کا گھر جانو۔ مسجد اور دیول جو اینٹ اور پتھر کے عمارات ہین۔ اور جو خدا کے گھر کھلاتے ہین ان سے انسان کا دل بدرجہا بہتر ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر ست

ازہزاران کعبہ یک دل بہتر ست

(۵۸) روح کو غیر فانی جانو۔ یہہ یقین جانو کہ روح کو فنا نہین ہے۔

(۵۹) زمانۂ امارت مین اعتدال کا پاس رکھو اور افلاس مین احتیاط سے کام لو۔

(۶۰) اپنے دوستون کی خوشی و غمی مین شرکت کرو۔

(۶۱) اپنی زبان کا پاس رکھو۔ وعدہ کو ایفا کرو۔

(۶۲) راز دار بنکر کسی کا راز افشا نہ کرو۔

(۶۳) اپنے تکلیفون کو کہتے نہ پھرو۔

(۶۴) بدنصیب ہے وہ انسان جو اپنے مصائب کی برداشت نہین کرسکتا۔

(۶۵) امید ایک خوشگوار شئے ہے۔ جو تمام دنیا کے کاروبار اُس پر قائم ہین۔

(۶۶) دیانت داری اختیار کرو کہ وہ بڑی نیکی ہے۔

(۶۷) کبھی انصاف کا خون مت کرو خدا کے نزدیک انصاف ایک عزیز ترین شئے ہے۔ انصاف کرنیوالے کو خدا عزیز رکھتا ہے اور اسکو نجات دیتا ہے۔

(۶۸) کسی انسان کی غیبت نہ کرو۔

(۶۹) اپنے دوستون کے خوشی کے تقریبون مین دیر سے پہونچنا ہرج نہین ہے۔ لیکن ان کے غمی و مصیبت مین جسقدر ممکن ہو جلد پہونچو۔

(۷۰) بزرگونکا ادب کرو۔

(۷۱) کسی کا نقصان کرکے اپنا فائدہ نہ ڈہونڈو۔

(۷۲) سرکاری اور مذہبی قانون کے پورے پابند رہو

(۷۳) ہر اچھی بات اختیار کرو گو کسی قوم کی ہو اور جو بری ہو اُسکو چہوڑ دو۔ خذ ما صفا و دع ما کدر۔

(۷۴) امانت مین کبہی خیانت نہ کرو۔

(۷۵) ہمیشہ اچھے کام مین مصروف رہو۔

(۷۶) بہلائی کا پیشہ رکہو۔

(۷۷) زیادہ ستو خود بات کم کرو۔

(۷۸) ہر چیز کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کرو کیونکہ علم شئے بہ از جہل شئے ہے

(۷۹) زبان کو اپنی اختیار مین رکہو اور اُسکو بُرے باتون سے بچاؤ۔

(۸۰) دوستون کے ساتہہ حاضر و غائب یکسان رہو۔

(۸۱) سُستی و کاہلی سے بچو۔ محنت سے ہمیشہ کام لو۔ خدا محنتی سے خوش اور کاہل سے ناخوش رہتا ہے۔

(۸۲) جہالت بدترین شئے ہے علم سے اسکو دفع کرو۔

(۸۳) جو چیز اپنے لئے پسند نہین کرتے ہو۔ وہ دوسرے کے لئے بہی پسند نہ کرو۔

(۸۴) کسی کو دوست بنانے مین جلدی نہ کرو۔

(۸۵) جو مصیبت خدا کیطرف سے نازل ہو۔ سمجہو کہ اُسمین کچہہ نہ کچہہ مصلحت ہے اور جب یہہ سمجہہ مین آجائیگا تو مصیبت کی برداشت مین آسانی ہوگی۔ یاد رکہو کہ خدا کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہین ہوتا۔

(۸۶) اپنے مال مین کفایت شعاری کرو اور فضول خرچی سے بچو۔ کیونکہ سوائے ہوا اور آفتاب کی روشنی کے سب چیزین روپیہ سے خریدے جاسکتے ہین۔

(۸۷) اس دنیا مین کوئی انسان فکر و مصیبت سے خالی نہین ہے۔ دنیا کی ساری دولت بہی انسان کو فکر و مصیبت سے بچا نہین سکتی۔

(۸۸) فکر و مصیبت مین تحمل و برداشت جوانمردون کا کام ہے۔

(۸۹) اگر تم پر کوئی احسان کرے تو اس کا عام طور پر اظہار کرو مگر اپنا احسان چہپاؤ۔

(۹۰) اپنی تعریف آپ مت کرو اور جہوٹی خوشامد سے بچو۔ جہوٹی خوشامد کرنی کمینونکی خصلت ہے۔

(۹۱) تنہائی مین خدائے پاک کا دہیان ہر روز ایک وقت معین مین کرو۔

(۹۲) سونے کے وقت اور صبح کو اُٹہتے وقت کم از کم پندرہ پندرہ منٹ تک خدائے پاک کا دہیان کیا کرو۔

(۹۳) دل کی صفائی کیلئے بہترین طریقہ یہہ ہے کہ کسی پہاڑ یا جنگل مین جا کر جہان آبادی نہ ہو خدائے پاک کا دہیان ایک وقت معین تک کیا جائے۔

(۹۴) ریاکاری سے بچو یعنے اپنے خدا کی یاد کو کسی پر ظاہر نہ کرو کیونکہ ریا ثواب کو مٹا دیتی ہے۔

(۹۵) ہر روز بلا ناغہ چہل قدمی یا کسی قسم کی جسمانی ورزش کیا کرو۔ غذا ایسی کہاؤ جو جلد ہضم ہو جائے۔ اور ہر روز نہایا کرو اور پوری نیند سویا کرو یعنے وقت پر سو رہو اور وقت

پیراٹھو کم سے کم چھہ گھنٹے کی نیند ہر روز ضروری ہے۔ ورزش اور جلد ہضم ہونے والی غذا۔ غسل اور نیند۔ یہہ چاروں چیزیں حفظ صحت کیلئے بہت ضروری ہیں۔

(۹۶) اپنی بی بی کا دل نہ دکھاؤ۔

(۹۷) بسیار خواری سے بچو۔ اسقدر زیادہ نہ کھاؤ کہ معدہ اسکو ہضم نہ کر سکے۔ کیونکہ بسیار خواری معدہ کو خراب کر دیتی ہے۔

(۹۸) نور ایمان کو قائم رکھو۔ کوئی بات بے ایمانی کی نہ کرو۔ بے ایمانی سے نور ایمان کو نقصان پہونچتا ہے۔

(۹۹) نفاق سے بچو کیونکہ نفاق دل کو بہت زیادہ ناپاک کرتا ہے۔

(۱۰۰) ہر حال میں اپنی طبیعت کو بحال و خوش رکھو۔

(۱۰۱) ہر ایک کے ساتھہ خوش مزاجی اور ملنساری سے رہو اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔

(۱۰۲) بچوں کے ساتھہ خواہ وہ اپنے ہوں یا غیر کے زیادہ محبّت کے ساتھہ پیش آؤ خدائے پاک کو بچوں کے ساتھہ محبت کرنی زیادہ مرغوب ہے۔

(۱۰۳) ماں باپ کی روٹی پر زیادہ دنوں تک مت پڑے رہو۔ اپنی محنت کی روٹی اس سے بدرجہا بہتر و افضل ہے۔ اپنی محنت کے پانچ روپیہ دوسروں کے ہزار روپیہ سے

بہتر ہین۔

(۱۰۴) محنت کی عادت ڈالو کیونکہ محنت ہی سے دولت ملتی ہے۔

(۱۰۵) تین دن سے زیادہ کسی کے مہمان نہ رہو۔

(۱۰۶) کسی سے حتی الوسع قرض نہ لو نہ کسی کو قرض دو۔ قرضہ انسان کو ذلیل کرتا ہے اور قرضہ مقراض المحبّت ہے۔

(۱۰۷) ہر کام مین اپنے خدائے پاک پر بھروسہ رکھو جو انسان خدا پر سچے دل سے بھروسہ رکھتا ہے اسکو ہمیشہ کامیابی ہوتی ہے۔

(۱۰۸) بدمزاجی سے بچو کہ یہ ایک روحانی بیماری ہے۔

(۱۰۹) ایک عقلمند کی دوستی ہزار احمقون کی دوستی سے بہتر و افضل ہے۔

(۱۱۰) وہ انسان بڑا نیک ہے جو دوسرونکی حاجتون کو برلاتا ہے۔

(۱۱۱) انسان کامل وہ ہے جو اپنے علم کی روشنی سے جہالت کی تاریکی کو دفع کرتا ہے۔

(۱۱۲) وہ انسان بڑا بدبخت ہے جو نفسانی خواہشونکا مطیع ہے۔

(۱۱۳) ہر کام مین عقل سلیم سے کام لو۔ عقل سلیم خدا کی بہت بڑی نعمت ہے۔

(۱۱۴) انسان کو اُسکے افعال سے جانچو نہ اُسکے باتون سے کیونکہ بعض لوگ باتین اچھی کرتے ہین لیکن اُنکے افعال خراب ہوتے ہین۔

(۱۱۵) خراب افعال پر توبہ کرنا باعث نجات ہے۔

(۱۱۶) انصاف کرنے والا انسان ہر جگہہ خوش و خرم رہتا ہے۔

(۱۱۷) جسطرح ابر آفتاب کو چھپا دیتا ہے اُسیطرح غصہ عقل سلیم پر پردہ ڈالدیتا ہی

(۱۱۸) صرف دولت سے انسان کو عزت نہین ملتی بلکہ اچھی چال چلن سے۔

(۱۱۹) ضرر رسان انسان زیادہ بدنصیب ہے اُس شخص سے جسکو ضرر پہونچا ہے۔

(۱۲۰) جسم صاف ہوجانیکے بعد پہر میلا ہوجاتا ہے۔ لیکن روح جہالت کے میل سے ایک مرتبہ صاف ہوجانیکے بعد ہمیشہ صاف رہتی ہے۔

(۱۲۱) اپنے بچونکو بہ نسبت مال کے علم کا حصہ زیادہ دو۔

(۱۲۲) موت سے مت ڈرو کیونکہ موت ترقی کا زینہ ہے اور روح کیلئے رہائی کا دارالطریقہ ہے

(۱۲۳) جسطرح آفتاب بلا انتظار طلب و خواہش و خوشامد و تعریف کے روشنی پہیلاتا ہے۔ اسیطرح تم بلا انتظار طلب و خواہش و خوشامد و تعریف مخلوق کے ساتھہ نیک سلوک کرو۔ اسکا لازمی نتیجہ یہہ ہوگا کہ جسطرح آفتاب محبوب القلوب ہے اُسیطرح تم بہی محبوب القلوب ہوجاؤ گے۔

(۱۲۴) دوسرون کے خانگی کاروبار مین دخل نہ دیا کرو اور نہ کسی قسم کی نکتہ چینی کیا کرو

(۱۲۵) اگر کوئی انسان برا کام کرے تو اُسکو تنہائی مین نصیحت کرو۔ لوگونکے سامنے

نصیحت کرنے سے اُسکو برا معلوم ہوتا ہے اور اُسکا دل زیادہ دکھتا ہے۔

(۱۲۶) جائز عزت حاصل کرنے مین کوشش کرو۔ اور ہر کوشش خدا پر بھروسہ کرکے کیا کرو۔ جو کوشش بغیر خدا کے بھروسہ کے کیجاتی ہے اُس مین کامیابی نصیب نہین ہوتی۔

(۱۲۷) ایک عقلمند آدمی کی قدر اُسکی زندگی مین کبھی زیادہ نہ بھی ہو تو اُسکے مرنے کے بعد اُسکی قدر ضرور ہوتی ہے۔

(۱۲۸) ایک سونے کے پیالے مین زہر کا پینا جسطرح برا اثر پیدا کریگا اُسیطرح ایک احمق دوست کے مشورہ پر عمل کرنا برا اثر پیدا کریگا۔

(۱۲۹) جو انسان دوسرونکے عیب تمھارے سامنے بیان کرے تو سمجھہ لو کہ تمھارے عیب بھی دوسرونکے سامنے ضرور بیان کریگا۔

(۱۳۰) راستی و راست بازی تمام دوسرے نیکیون کی جڑ ہے جو انسان راست باز ہی اُسمین بہت سی نیکیان خودبخود جمع ہوجاتی ہین۔

(۱۳۱) دوسرے کے نقصان پر خوش نہ ہو۔

(۱۳۲) یاد رکھو کہ انسان کو سچی مسرت اُسوقت تک حاصل نہین ہوسکتی جب تک وہ نفسانی خواہشون پر غالب نہ آئے۔

(۱۳۳) یقین جانو کہ روح خدا کے نور کا ایک جزوِ خاص ہے اور جسم محض خاکی کالبد ہے

(۱۳۴) یاد رکھو کہ انسانی زندگی اُن مسافرونکی زندگی سے مشابہ ہے جو ہر وقت کوچ اور مقام کی حالت مین ہین اور اس قسم کی زندگی کیلئے تکلیف ۔ پریشانی ۔ غم وملال اور صبر واستقلال ضروری ولازمی ہے ۔

(۱۳۵) ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنے احباب اپنے والدین اپنی بی بی اپنے بچے اور اپنے ملک کے فرائض وخدمات ادا کرے اور ان فرائض کے ادا کرنے مین کسی قسم کی جسمانی محنت اور مشقت سے عار وشرم نکرے ۔

(۱۳۶) اپنے ملازمونسے نرمی اور شفقت سے کام لو کیونکہ وہ بھی مثل تمہارے انسان ہین اور جب بُرا وقت آتا ہے تو یہ ملازمین بطور غریب دوست کے تمھاری مدد اور خدمت کرتے ہین ۔

(۱۳۷) محبت بے ریا اور دوستی بے غرض رکھو ۔

(۱۳۸) سچی مسرت وہ ہے جو ہر قسم کی پریشانیونسے مبّرا ہو اور اسی سچی مسرت سے اطمینان قلب یکسان حالت مین رہتا ہے ۔

(۱۳۹) جو انسان مصائب اور تکالیف کے آنیوالے خطرون سے پریشان نہ ہو اور نفسانی خواہشونکو مغلوب کرے وہی خوش نصیب ہے جسکو خدائے پاک نے سچی مسرت کا مالک بنا دیا ہے ۔

(۱۴۰) یقین جانو کہ سچی مسرت عقل اور نیکو کاری سے حاصل ہوتی ہے ۔ عقلمند و نیکو کار

شخص ہر حالت مین خوش رہتا ہے۔

(۱۴۱) ہر چیز کی بُری بھلی کیفیت عقل ہی بتا دیتی ہے اور ہمارے خیالات کو خدائے پاک کے طرف اُبھارتی ہے اور جسمانی حالت سے روحانی درجہ تک پہونچا دیتی ہے اور سب سے عمدہ یہہ سبق دیتی ہے کہ خدائے پاک کو صرف جان لینا ہی کافی نہین ہے بلکہ اُسکے احکام کی تعمیل ہر انسان پر فرض ہے۔

(۱۴۲) عقل جہوٹے توہمات وخیالات سے ہمکو نجات دیتی ہے اور وہ اُسی شخص کو زیادہ طاقتور کہتی ہے کہ جس نے اپنے نفسانی خواہشون پر قبضہ کر لیا ہے

(۱۴۳) عقلمند شخص اپنی قسمت پر شاکر رہتا ہے۔ چاہے قسمت جیسی ہو۔ سخت سے سخت مصیبت بہی اُسکے دل کو پریشان نہین کر سکیگی۔ اور وہ شخص جو بے عقل ہے اپنے سایہ سے بہی ڈرتا ہے اور ذراسی مصیبت مین مبتلا ہو جانے سے ایسا گہبراجاتا ہی کہ گویا تمام دنیا کے مصائب اُسی پر آپڑے ہین۔

(۱۴۴) کوئی خوشی جب تک کہ وہ نیکی پر مبنی نہ ہو سچّی خوشی نہین ہو سکتی۔

(۱۴۵) نیک شخص ہمیشہ ملنسار۔ خلیق اور خوش مزاج اور صاف باطن رہیگا۔ ممکن ہی کہ کوئی شخص طبیب حاذق ہو لائق حکیم ہو یا اعلیٰ درجہ کا نجومی ہو لیکن اگر اُسمین نیکی نہین ہے تو وہ شخص کبہی نیک نہین کہا جائیگا۔

(۱۴۶) نیکی وہ قوت والی شئے ہے جو خدائے پاک کی موجودگی کی تصدیق کرتی ہے اور مصائب پر غالب آکر خوشی کے زمانہ کو اعتدال پر لاتی ہے۔

(۱۴۷) اپنے دل کو افلاس و امارت دونون حالتون مین یکسان رکھو۔ اپنے مال اور دولت کے صرف کرنے مین بخل و اسراف نہ کرو۔ کسی مستحق شخص کو کچھہ خیرات دینے مین دریغ نہ کرو اور جو کچھہ کرو صدق دل سے کرو نمایش اور ریا سے نہ ہو۔

(۱۴۸) اُن تمام افعال و خیالات کا جو تمھارے ہاتھہ پاؤن زبان سے سرزد ہون خدائے پاک کو ناظر و منصف حاکم قرار دو۔

(۱۴۹) ہمیشہ عمدہ کتابون کے مطالعہ کرنے مین مصروف رہو اور مخرب اخلاق کتابین کبھی نہ پڑھو۔

(۱۵۰) کسی کی حق تلفی نہ کرو اور کسی کے حقوق غصب نہ کرو۔

(۱۵۱) اپنے خیالات اور افعال کو یکسان رکھو۔

(۱۵۲) نیک و مستقل مزاج آدمی کو مصائب و تکالیف پریشان نہین کر سکتین۔

(۱۵۳) نیکی عقلمند ونمین زیادہ پائی جاتی ہے۔

(۱۵۴) وہی زندگی اچھی کہی جا سکتی ہے جو عاقلانہ طور پر بسر کیجائے۔

(۱۵۵) نیک آدمی اپنے تئین ہمیشہ خدا کی مرضی پر چھوڑ کر قسمت پر شاکر رہنا ہے۔

اُسکی زبان پر شکوہ و شکایت نہین آتی۔

(۱۵۶) نیکی ہمکو صبر کرنیکے علاوہ راضی برضائے الٰہی رہنا بھی سکھلاتی ہے اور یہہ امر نقش فی الحجر کر دیتی ہے کہ جو مصائب اور تکالیف ہم پر نازل ہوتے ہین اُن سب مین خدا کی مشیت ہے۔

(۱۵۷) نجومیونکو بلاکر اپنے بخس ستارونکی کیفیت دریافت نہ کرو کیونکہ ستارونکے اثر سے قبل از وقت مطلع ہو جانے سے کیا فائدہ! اگر نجومیونکے بتلائے ہوئے اثرونسے تم محفوظ نہین رہ سکتے تو پیشتر سے اُن کی واقفیت حاصل کرنی حماقت ہے۔ خصوصاً ایسی حالت مین جب کہ ہماری واقفیت یا عدم واقفیت کسی امر کے وقوع یا عدم وقوع پر کچھہ اثر نہین ڈال سکتی۔

(۱۵۸) نجومی ہمارے بخس ستارونکو دیکھکر ہم کو قمر در عقرب کی کیفیت بتلا تو دیتے ہین مگر یاد رکھو کہ وہ ستارے کسی مقام پر ہون لیکن اُن کے مقامات اور اُن کی چالین اور اُنکی اثرات اُسی خدائے پاک کے ہاتھہ مین ہین جو ہماری قسمتون کا مالک ہے۔

(۱۵۹) لفظی بحث مین اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو۔

(۱۶۰) آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑو۔

(۱۶۱) خدا کی نعمتونمین نور ایمان اور مال حلال اور سخاوت اور حیا و خوش مزاجی و راستبازی

بہترین نعمتین ہین۔ جس انسان کو یہ چہوٹوں نعمتین حاصل ہوگئین سمجہو کہ وہ انسان برگزیدۂ بارگاہ الٰہی ہوگیا۔

(۱۶۲) اگر لوگ تمہاری ایسی تعریف کرین جو تم مین نہ ہو تو اُس پر خوش نہ ہو۔

(۱۶۳) کسی سے سخت کلامی نکرو۔

(۱۶۴) دل مین کسی بدگمانی کو راہ نہ دو۔

(۱۶۵) وہ شخص بڑا نادان ہے جو نہ ملنے والی چیز کا متمنی ہو۔

(۱۶۶) جب کسی بادشہ یا حاکم کی خدمت مین رہو تو کبہی کسی کی چغل خوری نہ کرو۔

(۱۶۷) دوسرا کوئی مصیبت مین مبتلا ہو تو خوش نہ ہو۔

(۱۶۸) دوسرونکو اپنے قول پر عمل کرانا چاہتے ہو تو پہلے خود اُسکے پابند ہو۔

(۱۶۹) جب تک نفسانی خواہشون کے تابع ہو اپنے آپ کو انسان کامل نہ سمجہو۔

(۱۷۰) آدمی جب تک اپنے عیوب کو نہ پہچانے اُنکی اصلاح نہین کرسکتا۔

(۱۷۱) جس شخص نے علم کے ذریعہ سے نام پایا گویا اُسکو مرنیکے بعد حیات جاوید ملی

(۱۷۲) باخدا درویش وہ ہے جو خوش کلامی۔ خوش اخلاقی۔ خندہ پیشانی اور سخاوت اپنا شعار کرے اور اچھے برُے سب کے ساتہہ شفقت و مہربانی سے پیش آئے۔

(۱۷۳) جو تمکو تمھارے عیبون پر مطلع کرے اُس کے دوست ہو جاؤ۔

(۱۷۴) ہر شخص کے ساتھہ بہ تواضع پیش آؤ۔ دولتمندی مین خاکساری کرو۔ قدرت کے وقت معاف کرو۔ ضرورت کے وقت بغیر طلب کے کسی کی حاجت روائی کرو اور مستحق کی مدد کرو۔

(۱۷۵) موت سے خوش رہو کیونکہ ہم مرنے کے لئے زندہ ہین اور حیات ابدی کی لئے مرینگے۔

(۱۷۶) انسان کامل وہ ہے جس سے اُسکے دشمن بہی مطمئن ہون اور انسان ناقص وہ شخص ہے جس سے دوست تک پریشان رہین۔

(۱۷۷) کہانے کا عمدہ وقت وہ ہے جب بہوک معلوم ہو۔

(۱۷۸) عالم جاہل کو پہچانتا ہے اسلئے کہ وہ بہی کبہی جاہل تہا مگر جاہل عالم کو نہین پہچان سکتا کیونکہ وہ کسی وقت عالم نہین رہا۔

(۱۷۹) جسطرح دنیوی امراض کے ڈر سے عمدہ غذائین کہانے سے پرہیز کرتے ہو اسیطرح اخروی امراض سے ڈر کے روحانی جرائم چہوڑ دو۔

(۱۸۰) کاٹنے والی تلوار سے بدتر خودغرضون اور ہجو کرنیوالے شاعرونکی زبان ہے۔

(۱۸۱) بولنے والے کی زبان اگر اُسکے دل سے موافق ہو تو سننے ولے پر ضرور اثر پڑتا ہے

(۱۸۲) پانچ مرض ایسے ہین جو بہ مشکل اچھے ہو سکتے ہین۔ اول حاسد کا حسد۔ دوسرے نئے دولتمند کی نخوت۔ تیسرے حریص کی حرص۔ چوتھے کینہ ور کا کینہ۔ پانچوین کینہ کا جہل مرکب جس کو کچھہ علم بھی ہو۔

(۱۸۳) سب سے بڑھ کر یہہ مصیبت ہے کہ کسی کریم کو لئیم سے حاجت پڑے۔

(۱۸۴) ہر بادشاہ امور ذیل پر عمل کرنے سے قابل تعریف حکومت کر سکتا ہے۔

۱ ـ شہوت و غضب سے بچنا۔

۲ ـ راستبازی کو اختیار کرنا۔

۳ ـ ہر اہم کام کو مشورہ سے کرنا۔

۴ ـ شریفون کی عزت کرنی۔

۵ ـ راستون کی نگہبانی و پاسداری کرنی۔

۶ ـ اندازہ کے ساتھہ سزا دینا۔

۷ ـ کسی موقع و ضرورت کے وقت خطاؤن کا معاف کرنا۔

۸ ـ رعایا کے ساتھہ ہمدردی کرنا۔

۹ ـ فوج و آلات حرب کا آراستہ رکھنا۔

۱۰ ـ اپنے خاندان کے ارکان کا اکرام کرنا۔

۱۱۔ وزرا و مصاحبین و خدام کی خبرداری اور سب کے حالات کی مخفی تفتیش کرنی۔

۱۲۔ جاسوسون کو متعین کرنا۔

۱۳۔ رعایا کے مختلف مذاہب کے امور مین دخل نہ دینا۔

۱۴۔ اراضیات پر نرم دہارہ مقرر کرنا۔

۱۵۔ تعصب سے پرہیز کرنا۔

۱۶۔ اسطرح حکومت کرنی جس سے رعایا کے دل مین اُسکی محبّت پیدا ہو۔

۱۷۔ کسی کی حق تلفی نہ کرنا۔

۱۸۔ رعایا کے حقوق غصب نہ کرنا۔

۱۹۔ کسی پر ظلم نہ کرنا۔

۲۰۔ انصاف کا خون نہ کرنا۔

۲۱۔ اپنے اچھے ملازمین کی قدر کرنی اور ترقی دینی۔

۲۲۔ ملازمین کو اُن کے غیر معمولی کارگزاریونکے صلہ مین خطابات وانعامات عطا کرنا۔

۲۳۔ اپنے مختلف المذہب رعایا کے ساتھہ یکسان محبّت رکھنی

۲۴۔ ظالم ملازمونکو سخت ترین سزا دینا۔

۲۵۔ عام طور پر رعایا کو تعلیم دلانی۔

۲۶۔ ترقی تجارت کیلئے سڑکون اور ریلون کا تیار کرانا۔

۲۷۔ آبپاشی کیلئے تالاب اور نہرون کا کہودوانا۔

(۱۸۵) خدائے پاک اور اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔

(۱۸۶) اپنے احسان کو جو دوسرون کے ساتھہ کرو اور اُس بدی کو جو دوسرون سے تمکو پہونچے بہول جاؤ۔

(۱۸۷) جس شخص نے علم حاصل کیا اور اُسکے علم نے اُسکے اخلاق کو پاکیزہ نہ بنایا اُخروی سعادت سے محروم رہیگا۔

(۱۸۸) تمام سعادتون کی تکمیل مکارم اخلاق سے ہوتی ہے۔

(۱۸۹) عقل نفس کی پاکیزگی کا سبب ہے۔

(۱۹۰) جس چیز کے جلد ضائع ہوجانیکا خوف ہو اُسکا ذخیرہ کرنا بیفائدہ ہے۔

(۱۹۱) عالم بے عمل اور جاہل پرہیزگار کی مثال چکی کی ایسی ہے کہ وہ ہمیشہ محنت وسرگردانی مین رہتی ہے لیکن اُس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ منزل مقصود تک کب پہونچیگی

(۱۹۲) دن کے وقت ایسے کامون مین لگے رہو کہ رات بغیر کسی فکر و پریشانی کے بسر ہو۔ اور رات کے وقت وہ کام کرو کہ صبح ہو تو ہمچشمون کو منہ دکہا سکو۔

(۱۹۳) کسی کے آگے سوال کا ہاتہہ پہیلانا اپنی آبرو کا دامن کوتاہ کرنا ہے۔

(۱۹۴) علم و کمال حاصل کرنا مال کے جمع کرنے سے بہتر ہے۔

(۱۹۵) باطن کی نکوئی جمال ظاہری سے بہتر و افضل ہے۔

(۱۹۶) اگرچہ بخل کا آغاز اچہا نظر آتا ہے۔ لیکن انجام اسکا ہمیشہ خراب ہوتا ہے۔ اور سخاوت کی ابتدا اگرچہ ترش و خسارت ہے۔ لیکن انجام مین صاحب سخاوت دنیاؤ آخرت دونون جگہہ مالا مال ہو جاتا ہے۔

(۱۹۷) وہ شخص بڑا ہی کم بخت بخیل ہے جو علم مین بخل کرے اور اپنے علم سے کسیکو نفع نہ پہونچائے۔

(۱۹۸) ہمیشہ موت کیلئے ہم کو تیار اور توشۂ آخرت کی تیاری مین مصروف رہنا چاہئے اور یہ سمجہنا چاہئے کہ سو کر اُٹھنے کے بعد نہین معلوم کہ پہر سونیکا موقع ملیگا یا نہین۔

(۱۹۹) ہم کو بیہودہ باتون اور رکیک مسائل کے حل کرنیکی کوشش مین اوقات ضائع نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اُنکے ذرایع کے دریافت کرنے مین کوشش کرنی چاہئے۔ جو غم، فکر، خوف، پریشانی اور نفسانی خواہشون کے بوجہہ سے ہمکو ہلکا کر سکین۔

(۲۰۰) اچھے ہی لوگ نصیحت پذیر ہو سکتے ہین۔

(۲۰۱) نصایح ہمیشہ مفید اور نہایت پر اثر ثابت ہوئے ہین نصایح پر ہمکو ہر روز غور کرنا چاہئے۔ کیونکہ اُن مین وہ قواعد درج ہوتے ہین کہ جو ہماری زندگی کو خوشگوار بنانے کیلئے ضروری ہین۔

(۲۰۲) عمدہ نصایح کرنا اور اچھے مشورے دینا بہت ہی مفید خدمات ہین جو اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمکو کرنا چاہیئے۔

(۲۰۳) کسی ایسی بات کا خیال بھی دل مین نہ لانا چاہیئے۔ جو سچی نہ ہو یا جس کا پورا کرنا ہمارے اختیار مین نہ ہو۔

(۲۰۴) اپنے دل پر اسطرح قبضہ کرلو کہ کسی کی برائی کا خیال بھی اُسمین نہ گزرنے پائے

(۲۰۵) نصیحت کرنی آسان ہے مگر اُسپر عمل کرنا دشوار ہے۔

(۲۰۶) اطمینان قلب بہت بڑی نعمت ہے۔

(۲۰۷) پاک اور ایماندار دل خدا کے نور کا محل ہے۔

(۲۰۸) وہ دل جو گنہگار ہے گنہگار کو تنہائی مین بھی آرام سے نہین رہنے دیتا۔

(۲۰۹) ممکن ہے کہ کوئی جرم حاکم وقت سے چھپ جائے اور مجرم کو اُسکی سزا نہ ملے مگر یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ مجرم کا قلب اُس جرم سے واقف نہ ہو۔ مجرمونکے لئے اُنکا

یہ یقین ہے کہ اُنہون نے جرم کا ارتکاب کیا ہے یہی سزا ہے گو وہ پکڑے بہی نہ جائین
لیکن پکڑے جانیکا خوف تو ہر وقت اُنکے دلمین لگا رہیگا۔

(۲۱۰) اگر ہمارے خیالات اور افعال فاسد ہین تو تمام رات ہمکو پریشان رکہنے کیلئے
وہی کافی ہین۔

(۲۱۱) نیکی کی لذتین نیکون ہی کیلئے مخصوص ہین۔

(۲۱۲) نیک شخص کی سچی مسرت کبہی چہن نہین سکتی۔

(۲۱۳) ہمکو چاہیئے کہ ہر شب کو ہم اپنے تمام دن کے افعال وخیالات پر نظر ثانی
کرین۔اسطرحسے کہ آج ہمسے کیا کیا بُرائیان ہوئین۔اور کس بُرے خیال کی روک ہم
کرسکے۔کن نفسانی خواہشون سے ہمنے پرہیز کیا۔اور کوئی نیک کام بہی ہمسے آج کے
دن سرزد ہوایا نہین۔اپنے افعال وخیالات کی جانچ اگر ہم اسطرح سے ہر شب کرلیا کرینگے
اور اوسکے عادی بہی ہوجائینگے تو اسمین ذرا بہی شبہ نہین کہ کچہہ نہ کچہہ برائیان ہمسے
ہر روز کم ہی ہوتے جائینگے۔

(۲۱۴) زندگی کے دن محدود ہین اور ایک ایک سانس عمر کے کمی کی خبر دینے لگتی ہے۔

(۲۱۵) نیکوکار کبہی مغموم اور بدکار کبہی مسرور نہین ہوتے۔

(۲۱۶) سچی مسرت اُسیوقت حاصل ہوگی جب انسان صبر واستقلال اور شکر کے

ساتھ اپنے تئین خدا کی مرضی کے حوالہ کردے۔

(۲۱۷) انسان کی خوبی اور وقعت دولت اور جائداد مین نہین ہے بلکہ اسمین ہے کہ وہ نیکوکار ہے۔

(۲۱۸) نیک ہی شخص اپنے ابنائے جنس کو فائدہ پہونچا سکتا ہے۔

(۲۱۹) نوع انسان کو فائدہ پہونچانا انسانی فرض ہے بہتونکو نہین تو تہوڑونکو ہی سہی

(۲۲۰) خلوت مین بیٹھکر تصور کے ذریعہ سے خدائے پاک کو یاد کرنا ذکر الٰہی کا بہترین طریقہ ہے۔

(۲۲۱) جوانمرد وہ لوگ ہین جو اپنے احباب و عزیزاور اپنے اہل ملک کی خدمات بجا لاتے ہین۔

(۲۲۲) ہمکو کسی نہ کسی کام مین ہر وقت و ہر حالات مین مشغول رہنا چاہیے۔ جو شخص کام نہین کرتا۔ اُسکے لئے زندگی موت سے بدتر ہے۔

(۲۲۳) مال اور دولت کے نقصان پر غم نہ کہاؤ۔

(۲۲۴) خدائے پاک کا تصور تمام مصائب کا بہترین علاج ہے۔

(۲۲۵) دنیا مین جو ہو جائے سمجھہ لینا چاہیئے کہ ہمارے حق مین اچھا ہوا۔ الخیر فی ما وقع

(۲۲۶) قضا و قدر مین تمھاری خواہش کے موافق ترمیم نہین ہو سکتی۔

(۲۲۷) جو سونا کہرا ہوگا اُسکو ہزار مرتبہ تاپا جائے پہر بہی کھرا ہی نکلیگا۔ اسیطرح سچّی اور اصلی خوشی مصیبتونکی وجہہ سے زائل نہین ہوتی ہے بلکہ سخت تکالیف اور مصائب اور بہی تسکین دہ ثابت ہوتی ہے۔

(۲۲۸) اس عظیم الشان کائنات کا پیدا کرنیوالا اور قادر مطلق وہی خدائے پاک ہے جو عظمت و جلال کے تمام صفات سے پورے طور پر موصوف ہے۔

(۲۲۹) جسم کے جس حصّہ سے کام لیا جاتا ہے وہی مضبوط ہوتا ہے۔

(۲۳۰) دولت کے نہ ملنے سے یہ نہ سمجھو کہ خدائے پاک تمسے ناراض ہے بلکہ یہہ سمجھو کہ اس مین بہی کوئی مصلحت ہے۔

(۲۳۱) دنیا مین بیماری کا پیدا ہونا اور مصائب کا پیش آنا معمولی روزمرہ ہونیوالے واقعات ہین جو ہوکر رہینگے۔

(۲۳۲) جب کوئی مصیبت ہمپر نازل ہو تو اُسے خدا کے طرف سے سمجھکر اپنے حق مین اچھا ہی سمجہنا چاہئے۔

(۲۳۳) خدائے پاک بُرائی سے بہلائی پیدا کرتا ہے۔

(۲۳۴) خدائے پاک کو اپنی عطا کی ہوئی شئے پہ ہر طرحکا اختیار حاصل ہے اگر کوئی عطا کی ہوئی چیز واپس لے لے تو اُسپر رنج نہ کرنا چاہئے کیونکہ جو چیزین ہمکو عطا کیگئی

ہین اور اُس شرط پر مشروط ہین کہ جب وقت مناسب معلوم ہو واپس لے لیجا ئینگی۔

(۲۳۵) انسان کامل وہ ہے جو مصائب مین مبتلا ہونیکے بعد اطمینان و مسرت کا اظہار کرے اور اپنی قسمتون کے مالک خدائے پاک کا شکریہ ادا کرے۔

(۲۳۶) خوش اقبالی اور بداقبالی - تندرستی و بیماری - بدکاری یا نیکوکاری پر منحصر نہین ہین - بلکہ وہ خدائے پاک بلا لحاظ اسکے کہ وہ نیکون کے لئے یا بدونکے لئے عموماً انسان پر بہ مصلحت مصیبت نازل کرتا رہتا ہے - اور یہ راز دہر ہے اس راز کو کسی نے ظاہر نہین کیا۔

شعر

حدیث مطرب و مے گو و راز دہر کم تر جو

کہ کس نکشود و نہ کشاید بہ حکمت این معمّارا

(۲۳۷) یاد رکھو کہ جب تک خدا کی مرضی نہ ہو کچھہ ہو نہین سکتا۔

(۲۳۸) ہمکو پوری محنت اور توجہہ کے ساتھہ کام کرنا چاہیئے اور نتیجہ کو خدا کی مرضی پر چھوڑنا چاہیئے۔

(۲۳۹) مصیبت کے وقت بہترین طریقہ یہہ ہے کہ اپنے تئین خدا کی مرضی پر چھوڑ کر صبر و استقلال و خاموشی سے برداشت کرنا چاہیئے۔

(۲۴۰) وہ انسان بڑاہی خوش نصیب ہے جو اپنے تئین خدا کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے۔

(۲۴۱) گزشتہ مصائب کو یاد کر کے رویا کرنا یا آنیوالے مصائب کا خیال کر کے مبتلاے غم و الم ہونا یہہ دونون باتین حماقت سے خالی نہین ہین۔

(۲۴۲) گزشتہ مصائب کا تعلق ہم سے جاتا رہا۔ جو ہو چکا اُسکا دفعیہ اب ممکن نہین ہی۔ آنے والے مصائب سے ابھی کوئی تعلق پیدا نہین ہوا۔ انکا دفعیہ اُسوقت ممکن ہے جب کہ وہ واقع ہونیکو ہون۔

(۲۴۳) طبیعت مین استقلال کا ہونا بڑی مصیبت ہے۔

(۲۴۴) خواہشین ہمکو ہر طرف سے گھیری ہوئی ہین۔ اور اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بہت سی مکّاریان اور ناجائز امیدین ہمارے سینے مین جوش مارنے لگتی ہین اور ہمیشہ ہمکو متردد اور پریشان بنا رکھتی ہین۔ بعض وقت تنگ آکر ہمسے وہ باتین سرزد ہوتی ہین جو ایمان کے خلاف ہین۔

(۲۴۵) جب تک دل کی خراب حالت بدل نہ جائے تبدیل مقام سے آرام نہین ملتا۔

(۲۴۶) اس خیال سے کہ شاید مقام کے بدل دینے سے آرام ملے ہمکو اکثر سفر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ مختلف قصبات اور شہرونمین ہم پھرتے رہتے ہین۔ مگر ان تمام

مقامات مین ہمارا وہی بدکار دل ہی تو ہمارے ساتھہ رہتا ہے۔ کسی مقام سے ہم خود نہین گھبراتے۔ وہی بدکار دل ہمکو گھبرادیا کرتا ہے۔

(۲۴۷) صرف تبدیل مقام سے بدکار دل کو کچھہ فائدہ نہین پہونچ سکتا۔ نیک دل بننے کیلئے کوئی جگہہ یا مقام مقرر و معین نہین ہے۔ ہر مقام مین جہان چاہو کوشش و اکتساب سے نیک دل بن سکتے ہین۔

(۲۴۸) کسی شہر کو جائے یا کہین رہئے جب تک دل کی بیماریان دفع نہ ہون سفر دلچسپ نہین ہوسکتا۔

(۲۴۹) قلب کا اطمینان مصائب و تکالیف مین ہمکو امن مین رکہتا ہے۔

(۲۵۰) تمام مصائب و تکالیف کا مجرّب علاج استقلال قلب ہے۔

(۲۵۱) انسان کامل وہ ہے کہ اگر اُس کیلئے دن عید رات شب برات بہی ہو تو وہ مارے خوشی کے دیوانہ نہ ہوجائے اور تمام عمر مین ایک گھنٹہ کا بہی اگر اُسے آرام نہ ملے تاہم اُسکی زبان پر شکایت کا ایک حرف بہی نہ آئے

(۲۵۲) دنیا مین تعلقات جتنے کم ہون اُتنا ہی بہتر ہے۔

(۲۵۳) انسان کیسا ہی پکا ایماندار کیون نہ ہو اُس سے لغزش ہوجانا غیر ممکن نہین ہے۔

(۲۵۴) وہ شخص جو محض اتفاقات پر اپنا آرام منحصر کئے ہوئے ہے۔ کبھی مطمئن نہیں رہ سکتا۔

(۲۵۵) خوش اقبالی پر گھمنڈ نہ کرو۔ کیونکہ ہر چیز تغیر پذیر ہے۔

(۲۵۶) خدا کی مشیّت کا حکم اعلیٰ و ادنیٰ امیر و غریب سب پر یکسان چلتا ہے۔

(۲۵۷) ہر شئے کا خاتمہ ایک روز ضرور ہوگا۔

(۲۵۸) کسی کام مین افراط اور تفریط دونون بُری ہین۔ اعتدال پسندیدہ ہی خیر الامور اوسطہا۔

(۲۵۹) اچھی باتون کیلئے ہمکو امیدوار اور بُرے وقت کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

(۲۶۰) ہمکو مقدر کے انقلابات پر مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ خود ہم مین ہر وقت کوئی نہ کوئی تغیر ہوتا ہی رہتا ہے۔

(۲۶۱) ہر تغیر کا ہونا جو مقدر کر دیا گیا ہے یقینی اور لازمی ہے۔ مگر بالکل غیر معلوم۔ اسیطرح موت کا آنا یقینی ہے۔ لیکن کب آئیگی اور کہان آئے گی اُسکی مطلقاً خبر نہین ہے۔

(۲۶۲) انسان کے تمام معاملات مین بے ثباتی ہے۔

(۲۶۳) خدائے پاک ہماری مسرتون کو غم سے مبدل کر دیا کرتا ہے اور ایسے

وقت مین بلاؤن اور مصیبتون کو ہمپر نازل کردیا کرتا ہے۔ جب کہ مطلق اُنکا گمان بہی نہین ہوتا ہے۔

(۲۶۴) دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا دینا خدائے پاک کی قبضۂ قدرت مین ہے

(۲۶۵) خدائے پاک ہر روز ایک عجیب بات ظاہر کردیا کرتا ہے سخت پرہیز کرنی والون اور مضبوط جثہ والونکو بیمار بنا دیتا ہے بے گناہونکو سزا دلواتا ہے۔ اُنکو جو گوشہ نشینی اختیار کئے ہوئے ہین کسی نہ کسی جھگڑے مین مبتلا کردیتا ہے اور کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کہ یہہ کیون کیا جاتا ہے۔ شاید ہم اسکو بہول نہ جائین۔ اور غافل نہ ہون۔ اور حقیقت مین پوچھو تو یہہ رموز دہر ہین۔ انکا حل کرنا نہایت مشکل بلکہ قریب ناممکن کے ہے۔

(۲۶۶) اس خیال پر کہ جو ہونا ہے وہ ہوکر رہیگا۔ اگر ہم زندگی بسر کرین توشاید اچہے رہین

(۲۶۷) کون جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ آج عیش وعشرت وتندرستی کا زمانہ ہے اور کل ممکن ہے کہ حوادث زمانہ گھیر لین یا بیماریون مین مبتلا ہو جائین۔

(۲۶۸) مصائب کو آسانی سے برداشت کرنیکا سلیس طریقہ یہی ہے کہ اُنکی وجہ سے خیالات مین گھبراہٹ اور پریشانی پیدا نہ ہونے دین۔

(۲۶۹) جن چیزونکو ہم اپنی سمجھتے ہین وہ درحقیقت عاریتاً چند روز کیلئے ہمکو دیگئی

ہین پس ایسی حالت مین ہمکو اُن چیزونکو واپس دینے مین عذر و افسوس نہ کرنا چاہئے

(۲۷۰) ہمکو چاہئے کہ دل کو مضبوط کرنے کی فکر کرین جب تک دل مضبوط نہ ہوگا اصلی اطمینان حاصل ہونا غیر ممکن ہے اور دل کے مضبوط ہوجانے کے بعد جو مصائب اور بلائین ہم پر آئینگی اُن سے نہ تو پھر ہم گھبرائینگے اور نہ پریشان ہونگے۔

(۲۷۱) تکلیف مین مبتلا ہو کر یا آگ مین جل کر یا تلوار سے قتل ہو کر یا مبتلائے مرض ہو کر یا درندونکا شکار بن کر یا پانی مین ڈوب کر اگر ہماری قسمت مین مرنا ہے تو یہ ٹل نہین سکتا۔ خدا کی مشیت و مرضی پر ہمکو راضی رہنا چاہئے۔ اور استقلال کے ساتھ اُس کو برداشت کرنا سب سے بہتر علاج ہے۔

(۲۷۲) موت کے خوف سے اپنی زندگی کو پہلے سے تلخ کر لینا حماقت ہی خصوصاً جب کہ یہ معلوم ہو چکا ہی کہ موت ایک نہ ایکدن ضرور آئیگی اور وہ کسی کے ٹالے ٹل نہین سکتی۔

(۲۷۳) نفس پرستون کی زندگی نہایت ذلیل ہے اور عیش و عشرت کی کثرت نہایت مہلک ہے۔

(۲۷۴) شراب درحقیقت شرابیون کو پاگل و ذلیل بنا دیتی ہے۔ شراب سے ہر قسم کی برائیان اور بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ شرابی گو فی نفسہ شریر نہ ہون مگر دوسرونکی نظر مین ضرور شریر معلوم ہوتے ہین۔

(۲۷۵) شراب کی وجہہ سے ہروقت مخمور رہنا گویا ہروقت پاگل وذلیل بنا رہنا ہے۔

(۲۷۶) بے ادبونکو شراب اور بہی بے ادب وغیر مہذب اور ظالمونکو اور بہی سنگدل بنا دیتی ہے۔ جو لوگ تنگ مزاج ہین اُنکے حق مین نہایت غیر مفید ہے۔ اسوجہہ سے کہ اُنکی تنگ مزاجی اور بڑہ جاتی ہے۔ شراب پینے کے بعد اُنہین گالی گلوج اور گہونسا لات سے بہی عار نہین ہوتا۔

(۲۷۷) مے نوشی سے زبان مین لکنت دماغمین چکر قدم مین لڑکہڑاہٹ پیدا ہوتی ہے۔ معدہ اور جگر دل و دماغ بگڑ جاتے ہین۔ سوء ہضمی اور دوسری مہلک بیماریان بہی پیدا ہوتی ہین۔

(۲۷۸) شہوت پرست اور عیاش نکوکار نہین ہو سکتے نہ اُن سے ملک کی خدمت اچھی طرح ادا ہو سکتی ہے۔ نہ بال بچون اور احباب واعزا کی۔ کیونکہ عیاشون کا دل اُنکے قبضہ مین نہین رہتا ہے۔

(۲۷۹) بیجا خواہشین ہمیشہ انسان کو متفکر و پریشان رکہتی ہین۔

(۲۸۰) حرص کی وجہہ سے ہم تنگ مزاج ہوجاتے ہین۔ اور ذلیل رہتے ہین۔

(۲۸۱) پریشانیان ہوا وہوس کے لئے ضروری و لازمی ہین۔

(۲۸۲) پاکدل کبہی جہوٹی تعریف وخوشامد سے خوش نہین ہوسکتا اور نہ جہوٹی شان و

شوکت اُسپر خوشی کا کچھہ اثر ڈال سکتی ہے۔

(۲۸۳) اگر آئندہ آنے والے مصائب کا خوف ہم پیشتر ہی سے کیا کرین تو ہماری تکلیفون کی کچھہ حد و پایان نہ رہے گی۔ پیش از مرگ واویلا کرنا حماقت ہے اور اپنی زندگی کو وبال جان بنانا ہے۔

(۲۸۴) مصیبت کے آنے سے ہم کیون ڈرین۔ اسکا یقین کیسے ہوگیا کہ وہ مصیبت ہم پر آئے بغیر نہ رہیگی۔ کتنی مصیبتین ہین جنکی آنے کے خوف سے ہم پریشان ہو رہے تھے نہین آئین۔ اور کتنی آئین اور بہ آسانی و سہولت ٹل گئین۔

ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

(۲۸۵) جب مصیبت آہی جائے تو اُسوقت استقلال کے ساتھہ اُسکی برداشت کرنی چاہئے۔ جب تک مصیبت نہ آئے کیون ہم خدائے پاک سے بہتری کی امید نہ رکھین۔

(۲۸۶) اکثر دیکھا گیا ہے کہ خود بخود کوئی بات ایسی ہوگئی کہ جس سے آنیوالی مصیبت یا تو بالکل ٹل گئی یا چندے اُس سے نجات مل گئی۔

(۲۸۷) یہ باتین تجربہ مین آچکی ہین کہ بیسون آدمی آگ اور پانی مین گر کر بچ گئے صدہا

چھتین گرین اور دیوارین نیچے آرہین۔ مگر کسی کے جسم پر چوٹ تک نہ لگی۔ جلاد تلوار اٹھا
ملگانے ہی کو تہا کہ جان بخشی کا حکم آگیا۔

(۲۸۸) مصیبت آنے سے پیشتر اُسکا خیال کرکے رونا یا پریشان ہونا اور اپنی زندگی
کو تلخ کرلینا بالکل بیجا اور دور از عقل سلیم ہے۔

(۲۸۹) جو بلائین اور مصیبتین شاید آج سے بیس برس بعد نازل ہونیوالی ہین ان کا
تصور ابہی سے کرکے اپنی خوشیونکا خون کرنا حماقت ہے۔

(۲۹۰) دل و دماغ اور معدہ و جگر جب یہہ چارون خراب ہوجاتے ہین تو ذرا سی
مصیبت کی بہی برداشت نہین ہوسکتی۔

(۲۹۱) انسان کو اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئے۔

(۲۹۲) سچ تو یہ ہے کہ موت خدا کی نعمت ہے یہی موت غلامونکو غلامی سے نجات
دلاتی ہے۔ قیدیونکو قیدخانہ سے رہائی دلاتی ہے۔ اور دنیا کے مصائب و تکلیفات
کے زہر کو بے اثر کردیتی ہے بے سمجھہ اور نافہم اور ناواقف موت سے ڈرتے ہین۔
درحقیقت موت سے بڑہ کر کوئی چیز مصیبتونکے زہر کی تریاق نہین ہے۔

(۲۹۳) پرہیزگاری کی حالت سب سے بہتر و افضل ہے۔

(۲۹۴) انسان کامل کے اقوال اور اُسکے افعال یکسان ہوتے ہین۔

(۲۹۵) جو انسان کفایت شعار نہین ہوتا وہ ہمیشہ قرضدار اور ذلیل رہتا ہے۔

(۲۹۶) مستقل مزاج انسان قابل تعریف ہوتا ہے اور تمام مصائب مین ثابت قدم رہتا ہے

(۲۹۷) الوالعزم اور غیور لوگ کسی سے نہ تو کچھہ مانگتے ہین نہ کچھہ غرض رکھتے ہین۔

(۲۹۸) استقلال کا نہ ہونا مصیبت ہے۔

(۲۹۹) ہماری مسرتین اور پریشانیان سچ پوچھو تو ہمارے ہی افعال اور خیالات سے وابستہ ہین

(۳۰۰) نیکی سب پر غالب رہتی ہے۔

(۳۰۱) عقلمند وہی ہے جو نہ تو موت کا ہر وقت منتظر رہے نہ زندگی کی مصیبت سے تنگ آکر اسکی آرزو کرے۔ صبر کے ساتھہ ایک کو برداشت اور دوسرے کا انتظار کرے

(۳۰۲) زندگی مین تغیرات ہوتے رہتے ہین مگر سب مین ثابت قدم رہنا دانشمندون اور جوانمردون کا کام ہے۔

(۳۰۳) لطف زندگی کا دارومدار زیادہ تر عمدہ صحت پر ہے۔

(۳۰۴) اگر ہم آپس مین ایک دوسرے کو فائدہ نہ پہونچا سکین تو نقصان پہونچانیکی فکر کرنا سخت کمینہ پن اور بیہودگی ہے۔

(۳۰۵) تمام انسان ایک ہی جوہر سے پیدا ہوئے ہین اور ہم سب ایک ہی قسم کے جوہر سے بنائے گئے ہین اور ہم ایک دوسرے کے اعضا ہین ہمارے پیدا

کی جانیکا منشا ایک ہی ہے۔ لہذا ہمپر فرض ہے کہ اوروں سے محبّت سے پیش آئیں اور ہمدردی کریں۔

شعر

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند

کہ در آفرینش زیک جوہر اند

(۳۰۶) بدچلن لوگوں سے احتراز کرو۔

(۳۰۷) ایسے مقامات سے دور رہو جہاں تہمت لگ جانیکا خوف ہو۔

(۳۰۸) ایک دوسرے کا مال خورد و برد نہ کرو۔

(۳۰۹) گہروں مین اُنکے پچھواڑے کے طرف سے نہ آؤ بلکہ اُنکے دروازوں سے ہوکر آؤ۔

(۳۱۰) اگر تم مزاج کے اکھڑ اور سنگدل ہوگئے تو لوگ تمہارے پاس سے تتر بتر ہو جائینگے۔

(۳۱۱) معاملات صلح و جنگ مین لوگوں سے مشورہ کر لیا کرو۔

(۳۱۲) امانت رکھنے والونکی امانتیں جب وہ مانگیں اُنکے حوالہ کر دیا کرو۔

(۳۱۳) جب لوگونکے باہمی جھگڑے فیصل کرنے لگو تو انصاف کے ساتھہ فیصلہ کرو

(۳۱۴) جب تمکو کسی طرح پر سلام کیا جائے تو تم اُسکے جواب مین اُس سے بہتر طور پر سلام کرو۔

(۳۱۵) اپنے عہدون اقرارون اور وعدون کو پورا کرو۔

(۳۱۶) نیکی اور پرہیزگاری کے کامون مین ایک دوسرے کے مددگار ہوجایا کرو۔ اور گناہ اور زیادتی کے کامونمین ایک دوسرے کے مددگار نہو۔

(۳۱۷) خدا واسطے انصاف کے ساتہہ گواہی دینے کو آمادہ رہو اور لوگونکی عداوت تمکو کہین اس جرم کے ارتکاب کے باعث نہ ہو کہ معاملات مین انصاف کرو کہ انصاف شیوۂ پرہیزگاری ہے۔

(۳۱۸) بہت باتین کرید کرید کر نہ پوچھا کرو کہ اگر تم پر ظاہر کردے جائین تو تم کو بری لگین یا بیان کرنے مین کہنے والے کو عذر ہو۔

(۳۱۹) ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ سب سے کنارہ کش رہو۔

(۳۲۰) ماں باپ کے ساتہہ سلوک کرتے رہو۔

(۳۲۱) مفلسی کے ڈر سے اپنے بچونکو قتل نہ کرو۔

(۳۲۲) بے حیائی کی باتین جو ظاہر ہون اور جو پوشیدہ ہون اُنمین سے کسی کے پاس بہی نہ پہٹکنا۔

(۳۲۳) یتیم کے مال کے پاس بہی نہ جانا۔ مگر ایسے طور پر کہ اُس یتیم کے حق مین بہتر ہو

(۳۲۴) انصاف کے ساتہہ پوری پوری بات کرو۔ اور پوری پوری تول۔

(۳۲۵) گواہی دینی ہو یا فیصلہ کرنا پڑے جب بات کہو تو گو قرابت مند ہی کیون نہ ہو انصاف کا پاس رکہو۔

(۳۲۶) انتظام ملک کے درست ہوئے پیچہے اسمین فساد نہ پہیلاؤ۔

(۳۲۷) درگذر کا شیوہ اختیار کرو۔

(۳۲۸) لوگون سے نیک کام کرنے کو کہو۔

(۳۲۹) جاہلون سے کنارہ کش رہو۔

(۳۳۰) اپنا باہمی معاملہ ٹھیک رکہو۔

(۳۳۱) خدا کے غضب سے ڈرو اور سچ بولنے والون کے ساتہہ رہو۔

(۳۳۲) جب تم لوگ آپس مین قول و قرار کر لو تو انکو پورا کیا کرو اور قسمون کو اُنکے پکا کئے پیچہے نہ توڑو۔

(۳۳۳) والدین کے ساتہہ حسن سلوک سے پیش آنا اگر والدین مین کا ایک یا دونون تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہونچین تو اُنکے آگے ہون بہی نہ کرنا اور نہ انکو جہڑکنا اور اُنسے کچہہ کہنا سننا ہو تو ادب کے ساتہہ کہنا اور محبت سے خاکساری کا پہلو

اُنکے آگے جہکائے رکھنا۔

(۳۳۴) رشتہ دار اور غریب اور مسافر ہر ایک کو اُسکا حق پہونچاتے رہو۔

(۳۳۵) دولت کو بیجا مت اُڑاؤ۔

(۳۳۶) اپنا ہاتہہ نہ تو اتنا سکیڑو کہ گویا گردن بندہا ہے اور نہ بالکل اُسکو پہیلاہی دو ایسا کروگے تو تم ایسے بیٹہے رہ جاؤگے کہ لوگ تمکو ملامت بہی کرینگے اور تم تہیدست بہی ہوؤگے۔

(۳۳۷) زنا کے پاس ہوکر بہی نہ پھٹکنا۔ کیونکہ وہ نری بےحیائی ہے۔

(۳۳۸) جب ماپ کرو تو پیمانہ کو پورا بہر دیا کرو۔ اور تولکر دینا ہو تو ڈنڈی سیدہی رکھکر تولا کرو۔

(۳۳۹) جس بات کا یقینی علم تمکو نہ ہو اٹکل پچو اس کے پیچہے نہ ہولیا کرو۔

(۳۴۰) زمین پر اکڑکر نہ چلا کرو کیونکہ اس دہما کے کے ساتہہ چلنے سے نہ تو زمین کو تم پہاڑ دوگے اور نہ تن کر چلنے سے پہاڑونکی لمبائی کو پہونچ جاؤگے۔

(۳۴۱) اپنی مراد کو وہی لوگ پہونچتے ہین جو نکمی باتون کی طرف رخ نہین کرتے اور جو خیرات دیا کرتے ہین اور جو زنا نہین کرتے اور جو اپنے امانتون اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکہتے ہین۔

(۳۴۲) وہ لوگ بہت ہی خراب ہین جو یہہ چاہتے ہین کہ لچّی باتو نکا چرچا ہو۔

(۳۴۳) اپنے گھر و نکے سوا دوسرے گھرونمین گھر والونسے پوچھے بغیر اور اُن سے سلام کئے بدون نہ جایا کرو۔

(۳۴۴) اگر تمکو معلوم ہو کہ گھر مین کوئی آدمی موجود نہین تو جب تک تمہین اجازت نہ ہو انمین نہ جاؤ اور اگر گھر مین کوئی ہو اور تمسے کہا جائے کہ اسوقت موقع نہین ہے لوٹ جاؤ تو بلا تامل لوٹ آؤ۔ یہہ تمہارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔

(۳۴۵) غیر آباد مکان جسمین تمہارا اسباب ہو انمین بے اجازت چلے جاؤ تو حرج نہین

(۳۴۶) راستہ چلنے مین اپنی نظرین نیچی رکہو۔ اِدہر اُدہر دیکہتے نہ چلو۔

(۳۴۷) تمہارے نوکر چاکر اور تم مین سے جو حد بلوغ کو نہین پہونچے تین وقتونمین تمہارے پاس آنے کی تمسے اجازت لے لیا کرین۔ ایک تو صبح کے وقت۔ دوسرے جب تم دوپہر کو سونے کے لئے معمول کے مطابق کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور تیسرے رات کو سونیکے وقت۔ یہ تین وقت تمہارے پردہ کے وقت ہین۔

(۳۴۸) جب تمہارے لڑکے حد بلوغ کو پہونچین تو جسطرح اُنسے اگلے بڑے عمر والے گھر مین آنے کیلئے اجازت مانگا کرتے ہین اُنکو بہی اجازت مانگنی چاہئے۔

(۳۴۹) اچھے لوگ تو وہ ہین جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلین۔ اور جب جاہل

اُنسے جہالت کی باتین کرنے لگین تو اُنکو سلام کرکے الگ ہوجائین۔ اور وہ لوگ جو خرچ کرنے لگین تو نہ فضول خرچی کرین اور نہ بہت تنگی کرین۔ بلکہ اُنکا خرچ افراط اور تفریط کے درمیان بیچ کی راس کا ہو اور وہ جھوٹی گواہی نہ دین۔ اور جو اتفاقاً بیہودہ مشغلون کے پاس ہوکر گذرین تو وضعداری کے ساتھہ گذر جائین۔

(۳۵۰) لوگونکو اچھے کامونکے کرنے کی نصیحت کیا کرو اور برے کامونسے منع کیا کرو

(۳۵۱) تم پر جیسی پڑے جھیل لو۔ صبر کرنا بڑی ہمت کا کام ہے۔

(۳۵۲) لوگونسے بے رخی نہ کیا کرو۔

(۳۵۳) زمین پر اترا کر نہ چلو۔ اترانے والے شیخی والیکو کوئی اچھا نہین سمجھتا۔

(۳۵۴) رفتار مین میانہ روی اختیار کرو۔

(۳۵۵) کسی سے بات کرو تو آہستہ بات کرو۔

(۳۵۶) نہ مرد مردون پر ہنسین نہ عورت عورتون پر ہنسین۔ عجب نہین کہ جن پر ہنستے ہین وہ اُن سے بہتر ہون۔

(۳۵۷) ایک دوسرے کا نام نہ دھرو۔

(۳۵۸) لوگونکی نسبت بہت شک کرنے سے بچتے رہو۔

(۳۵۹) آپس مین ایک دوسرے کی ٹوہ مین نہ رہا کرو۔

(۳۶۰) آپس مین ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا نہ کہو

(۳۶۱) جب تم ایک دوسرے کے کان مین بات کرو تو گناہ کی اور لوگون پر زیادتی کی کی باتین نہ کیا کرو۔

(۳۶۲) کانا پہوسی تو بس ایک شیطانی حرکت ہے۔

(۳۶۳) جب تمسے کہا جائے کہ مجلس مین کہل کہل کر بیٹہو تو کہل کر بیٹہا کرو۔

(۳۶۴) جب تم سے کہا جائے کہ اپنی جگہہ سے اُٹھ کہڑے ہو اور دوسری جگہہ جا بیٹہو تو اُٹہہ کہڑے ہو (اور دوسری جگہ جا بیٹہو)۔

(۳۶۵) یتیم پر کسیطرح کا ظلم نکرنا۔ اور نہ سائل کو جھڑکنا۔

(۳۶۶) صلح کا شیوہ اختیار کرو کہ صلح بہترین چیز ہے۔

(۳۶۷) اگر تم پر کوئی زیادتی کرے تو جیسی زیادتی تم پر اُس نے کی ایسی ہی زیادتی تم بہی اُس پر کرو۔ لیکن صبر کر جاؤ تو بہت اچھا ہے۔

(۳۶۸) آپس مین جھگڑا نہ کرو کہ آپس مین جھگڑا کرنے سے تم ہمت ہار دوگے۔ اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائیگی۔

(۳۶۹) نیکی اور بدی برابر نہین ہوسکتی۔ برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ دیکہنے والون کی نظرون مین بہت ہی اچہا ہو۔ اگر ایسا کروگے تو تم دیکہہ لوگے کہ تم مین اور

کسی شخص مین عداوت تہی تو اب ایکدم سے گویا وہ تمہارا دلسوز دوست ہے۔

(۳۷۰) جو لوگ بڑے بڑے گناہون اور بے حیائی کی باتون سے کنارہ کش رہتے ہین۔ اور جب انکو غصہ آتا ہے تو لوگونکی خطاؤن سے درگذر کرتے ہین۔ اور اُنکے سب کام آپس کے مشورہ سے ہوتے ہین۔ اور جب اون پر بیجا زیادتی ہوتی ہے تو وا جبی بدلہ لیتے ہین۔ یا صبر کرتے ہین تو ایسے لوگ دونون جہان مین خوش رہتے ہین۔

(۳۷۱) بُرائی کا بدلہ ہے ویسی ہی بُرائی۔ اُسپر بہی جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اس جوانمرد کا کیا کہنا۔

(۳۷۲) الزام تو اُن ہی لوگون پر ہے جو لوگون پر ظلم کرتے اور ناحق ملک مین لوگون پر زیادتی کرتے ہین۔

(۳۷۳) ہر وہ شخص جو لوگونکی عیب چینی کرتا ہے اور اُن پر آوازے کستا رہتا ہے۔ ہمیشہ ذلیل اور خرابی مین رہتا ہے۔

(۳۷۴) مجلسونمین ناشائستہ حرکتون کے مرتکب نہ ہو جو عام طور پر بُری سمجہی جاتی ہین

(۳۷۵) جب گھرونمین جانے لگو تو گھر والون پر سلام کرلیا کرو۔

(۳۷۶) اپنے کپڑون کو خوب پاک صاف اور نجاست سے دور رکھو۔

(۳۷۷) کسی مذہب کے لوگونکو بُرا نہ کہو نہ اُنکو حقارت آمیز الفاظ سے یاد کرو۔

(۳۷۸) آئندہ کا حال اور نوشتۂ تقدیر نہین معلوم ہے اسلئے اپنی تدبیر سے غافل نہ ہو اور کوشش کرتے چلے جاؤ۔

(۳۷۹) مردانگی کا مقتضا یہی ہے کہ ناکامی پر ناکامی اُٹھائے مگر ہمت نہ ہارے اور کوشش سے نہ رُکے۔

(۳۸۰) بزرگون کے سامنے چلا کر نہ بولو۔

(۳۸۱) مجلس مین کسی کے طرف پیٹھ کر کے نہ بیٹھو۔

(۳۸۲) بلا اجازت کسی کے بات مین دخل نہ دو اور بلا پوچھے کسی کو مشورہ نہ دو۔

(۳۸۳) بہت زیادہ نہ ہنسو کہ زیادہ ہنسنے سے دل پژمردہ ہو جاتا ہے۔

(۳۸۴) کسی کی خوشی کی مجلس مین غم کا ذکر نہ کرو۔

(۳۸۵) ماتم کی مجلس مین خوشی کا ذکر نہ کرو اور نہ ہنسو۔

(۳۸۶) مہمان کے سامنے نوکرون پر زیادہ غصہ نہ کرو۔

(۳۸۷) نوکرونکے روبرو اپنی بی بی پر غضبناک نہ ہو نہ اُسکی حقارت کرو۔

(۳۸۸) مردونکی مجلس مین عورتونکا ذکر نہ کرو۔

(۳۸۹) بوڑھون کی عزت کرو اور چھوٹون پر شفقت کرو۔

(۳۹۰) ہر شخص کی عزت اُس کے مرتبہ کے موافق کرو۔

(۳۹۱) کھیل مین اتنا منہمک نہ ہو جو ضروری کام کا ہرج ہو۔

(۳۹۲) بی بی سے زیادہ مفارقت اختیار نہ کرو اور اولاد سے بے پروانہ ہو۔

(۳۹۳) بازاری خلقت پر اعتبار نہ کرو۔

(۳۹۴) چار چیز چار چیز سے سیر نہین ہوتین (۱) زمین پانی سے (۲) کان سننے سے (۳) آنکھہ دیکھنے سے (۴) طالب علم علم سے۔

(۳۹۵) تم سے کوئی تمھارا دشمن بھی مشورہ کرے تو اپنی دانست مین اُسکو صحیح مشورہ دو

(۳۹۶) اور اگر صحیح مشورہ دینا منظور نہ ہو تو سکوت اختیار کرو اور مشورہ ہی مت دو مگر ایسا نہ کرو کہ کوئی تم پر اعتبار کرے اور تم غلط مشورہ دیکر اُسکو تباہی مین ڈالو۔

(۳۹۷) زبان سے وہی کہو جو تمھارے دلمین ہو۔ ورنہ چپ رہو۔

(۳۹۸) خراب بات بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔ اچھی بات بولنا سکوت سے بہتر ہے۔

(۳۹۹) خراب ساتھی سے تنہائی اور اچھا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے۔

(۴۰۰) ظالم کو ظلم سے روکنا اُسکی خیر خواہی کرنی ہے۔

(۴۰۱) دو شخصونمین آپسمین دشمنی ہے اور دونون سے تمھاری ملاقات ہے تو تم اُن دونونکے ساتھہ اسطرح رہو کہ اگر وہ دونون مصالحت کرکے دوست بنجائین تو تمکو

خفت نہ اٹھانی پڑے۔

(۴۰۲) نوکروںسے زیادہ مشقت کا کام نہ لو جو اُنکی طاقت سے باہر ہو۔

(۴۰۳) نوکرونکو اپنے سے گستاخ نہ کرو۔

(۴۰۴) دوست تین ہین۔ اپنا دوست۔ دوست کا دوست۔ اور دشمن کا دشمن

(۴۰۵) دشمن تین ہین۔ اپنا دشمن۔ دوست کا دشمن۔ اور دشمن کا دوست۔

(۴۰۶) دوست تین طرحکے ہوتے ہین۔ ایک تو زبانی دوست سو زبانی دوست کیساتھہ تم بہی زبانی دوست بنے رہو۔ دوسری روٹی کا دوست اسکو روٹی دیکر نکال باہر کرو۔ تیسرے جانی دوست ہے اور یہ نایاب ہے اور اسکی واسطے وقت پڑے تو جان بہی قربان کردینا کم ہے

(۴۰۷) فاسق اور بدکار کی بات کا اعتبار نہ کرو۔

(۴۰۸)

سے

مرتے کو مارنا لے دردی سے

ہے بہت دور جوامزدی سے

حوصلہ کا ہے یہی وقت کہ آج

ہے عدو اپنی مدد کا محتاج

(۴۰۹) کسی کی ملاقات کو جاؤ تو نہ اتنا دیر تک جمے بیٹھے رہو جو صاحب خانہ کو بُرا معلوم ہو۔ اور اس کے کام مین ہرج ہو۔ اور نہ اتنا جلد اُٹھو جو راہ کا ناپنا ٹھیرے۔

(۴۱۰) مجلس مین سوچ کر بات کرو تا کسی کو بُرا نہ معلوم ہو۔ مثلاً کسی مجلس مین کالنے یا کنٹرے کی بُرائی نہ کرو۔ ممکن ہے کہ اس مین کوئی کانا کنٹرا جا بیٹھا ہو تو اُسکو ناگوار گذریگا

(۴۱۱) مجلس مین کوئی شخص خلاف واقعہ بیان کرے تو بلا ضرورت تکذیب نہین کرنی چاہیئے۔

(۴۱۲) وہ انسان جسکے افعال اور اقوال یکسان ہین قابل صحبت ہے

(۴۱۳) تمام خوشیون سے زیادہ بڑا اطمینان ایسے دوست کی دوستی کی خوشی ہی جو محبت مین سچا اور پکا ہے۔

(۴۱۴) مصائب مین سچے دوستونکی ہمدردی سے اطمینان حاصل ہوسکتا ہے۔

(۴۱۵) سچا دوست کا ملنا بہت مشکل ہے۔

(۴۱۶) وہی شخص دوست بنانے کے قابل ہے جو نکوکار اور عقلمند ہے۔

(۴۱۷) دوستی مین تکلف نہ ہونا چاہئے

(۴۱۸) دوستی مین اس امر کی سب سے بڑہ کر احتیاط چاہئے کہ اُسکی بنیاد صرف محبت پر ہو۔

(۴۱۹) وقت کی پابندی سے بہت فائدہ اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

(۴۲۰) وقت کو ضایع مت کرو۔

ع

گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہین

(۴۲۱) وقت کے سوا ہم کسی شئے کو اپنی نہین کہہ سکتے۔

(۴۲۲) دوستونکی صحبت اور اپنے کام کاج مین وقت ذرا بھی معلوم نہین ہوتا۔

(۴۲۳) وہ شخص ہمیشہ مسرور رہیگا جو اپنے لئے اپنا شغل آپ تجویز کرے۔

(۴۲۴) عمدہ ترین شغل یہ ہے کہ خدا کی یاد اور اوسکی معرفت پر غور کیا کرین۔

(۴۲۵) یہ بھی عمدہ شغل ہے کہ ابناے جنس کی خدمت کے لئے جو باتین اپنے تجربہ سے مفید پائین انکو تالیف و تصنیف کرکے شایع کیا کرین۔

(۴۲۶) اچھی کتابونکا پڑھتے رہنا بھی عمدہ شغل ہے۔

(۴۲۷) ایسا کام کرنا جس سے عامہ خلائق کو فائدہ پہونچے عمدہ شغلہ ہے۔

(۴۲۸) خیالات کی آزادی جسطرح ممکن ہو حاصل کرنا چاہئے۔

(۴۲۹) گوشہ نشینی سے اپنے ابناے جنس کی خدمت کرنی بدرجہا بہتر ہے

(۴۳۰) موت کا خوف اگر دل سے نکل جائے تو پھر کسی مصیبت مین پریشانی نہین

معلوم ہوگی۔

(۴۳۱) موت سے ہمارے دلون مین اس وجہہ سے خوف پیدا ہوگیا ہے کہ مرنے کے بعد خدا جانے ہمارے ساتھہ کیسا برتاؤ ہوگا۔ ہم کہان جائینگے ہمارے اوپر کیسی گذریگی اور کیا ہوگا۔ اور جو بات سمجھہ مین نہین آتی اُسکے متعلق خیالات متوحش اور پریشان قائم ہوجانے کے بعد دلمین ایک قسم کی گھبراہٹ اور وحشت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہی وجہہ ہے کہ موت کی طرف سے ہمارے دلونمین اسقدر خوف سما گیا ہے اور سچ پوچھو تو موت مین کوئی بُرائی نہین ہے موت کے بعد ترقی اور امن ہے۔

(۴۳۲) موت کے خیال سے ہم کو کبھی پریشان نہ ہونا چاہئے مرینگے تو ضرور اس مین ذرا بھی شک نہین۔ مگر کب اور کسوقت اور کہان مرینگے۔ اسکے معلوم کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اور جب پیدا ہونے اور زندہ رہنے کا نتیجہ موت ہی ہے تو زندگی کے تمام ناقابل برداشت مصائب و تکلیفات کا موت سے بہتر علاج دنیا مین نہین ہے۔

(۴۳۳) موت کا جسکو خوف نہین اوسے اور کوئی خوف پریشان نہین کرسکتا۔

(۴۳۴) موت کا استقبال اور خوشی سے اسکا خیر مقدم کہنے کیلئے جو شخص تیار ہے اُسے پہر اور کوئی خوف پریشان نہین کرسکتا۔

(۴۳۵) جو دن گذرتا ہے ہمکو اس موجودہ حالت سے دور کر کے موت سے نزدیک کر دیتا ہے۔ جسقدر ہم بڑے ہوتے جاتے ہین زندگی اتنی ہی کم ہو جاتی ہے ہر گذرا جانیوالی ساعت زندگی کے حصہ کو کم کر دیتی ہے۔

(۴۳۶) موت سے جہان انسان ڈرا پھر ہمیشہ ڈرتا ہی رہیگا۔ نہ ڈرنے کی سب سے اچھی سبیل یہ ہے کہ ہر وقت موت کو یاد رکھے جس سے بچنا غیر ممکن ہے۔

(۴۳۷) موت زندگی کیلئے لازمی ہے۔ موت سے ڈرنا کیا جسکا ہونا یقین ہے۔ ڈر وہان معلوم ہوتا ہے جہان کچھ شک ہو۔ جہان شک نہین وہان خوف کیا۔

(۴۳۸) مرنا قانون قدرت کے موافق ہے۔ قانون قدرت ہماری مرضی کی پیروی نہین کرتا بلکہ قانون قدرت کی ہمکو پیروی کرنی چاہئے۔ مرینگے تو ضرور۔ دیر مین یا جلد۔

(۴۳۹) موت کے آنے سے پہلے ہمکو لازم ہے کہ تمام ضروری کامون سے فارغ ہوکر بارگاہ الٰہی مین یہ دعا کرین کہ با ایمان موت نصیب ہو۔

(۴۴۰) خوشی سے جان نہ دینا سمجھدار آدمی کا کام نہین ہے۔ دنیا مین روتے ہوئے آنا اور اسیطرح روتے ہوئے یہان سے جانا عقلمندی کا فعل نہین ہے خوشی سے ہنستے ہوئے مرنا دانشمندی ہے۔

(۴۴۱) جسم روح کا غلاف ہے موت اس روح کو جسم کے غلاف سے علیحدہ کر دیتی ہے

اور اُسوقت خداے پاک قادر المطلق کے تمام راز ہم پر ظاہر اور عیان ہو جاتے ہین - یہہ تاریکی اور جہالت جو ہمارے درمیان ہین حائل ہے - دور ہو جاتی ہے اور یہ روح اُس نور وحدت کی پاک ضو سے جسکا سایہ نہین پڑتا منور ہو جاتی ہے - خداے پاک کے نور پاک کی روشنی چارون طرف سے روح کو محاصرہ کر لیتی ہے - روح اس دنیا اور تمام کائنات کے دن رات کے کیفیتون کا تماشا دیکھتی ہے -

(۴۴۲) موت کے بعد آئندہ زندگی کا آغاز ہوتا ہے - موت ہماری موجودہ زندگی کا خاتمہ نہین ہے -

(۴۴۳) موت کے طرف سے ہمکو اُسی وقت اطمینان ہو گا کہ جب اُسے ہم منجانب اللہ سمجھین - اور اسبات کا یقین کر لین کہ اُسکا آنا برحق ہے -

(۴۴۴) ہماری یہ فنا ہو جانے والی زندگی اُس زندگی کی تمہید ہے جو موت کے بعد آئندہ شروع ہو کر ہمیشہ رہیگی - موت کے بعد کی زندگی بالکل نئی ہو گی اور اُسکے لطف اور مزہ نرالے ہونگے اُس خداے پاک کا دیدار نصیب ہو گا جو تمام نعمتون مین اعلی ترین نعمت ہے - اور تمام نیکوکارونکا مقصد یہی ہے - کہ خداے پاک کا دیدار حاصل ہو پس جب خداے پاک کا دیدار حاصل کرنا مقصد ہے تو مرنے سے خوف و پریشانی کیون

(۴۴۵) جسوقت اللہ کے ملنے کی امید ہو تو اُسوقت کے لئے بخوشی تیار رہنا چاہئے اور وہ وقت موت کے بعد نصیب ہوتا ہے۔ جسکو خدائے پاک نے ٹھیرادیا ہے۔ وہ ضرور آنے والا۔

(۴۴۶) یہ امر یقینی ہے کہ مرنے کے بعد روح باقی رہتی ہے۔ اور صرف جسم فنا ہوجاتا ہے۔ اس دنیا کا آخری دن روح کے لئے آئندہ زندگی کا روز اول ہوگا مرنے کے سوا وہان پہونچنے کا اور کوئی طریقہ ہی نہین ہے۔ لوگ عقبیٰ کو خوفناک مقام جانتے ہین۔ مگر حقیقت مین وہ امن کی جگہہ ہے ایسے مقام مین جانے سے جہان امن ہو خوف کرنا حماقت ہے۔

(۴۴۷) نزع کی تکلیفونکو دیکھکر ہر شخص کو اطمینان ہوجاتا ہے کہ مرنے والے کی تکلیفونکا عنقریب خاتمہ ہونیوالا ہے۔ اور بہت ہی تہوڑے عرصہ مین تمام مصائب اور پریشانیون سے وہ چہوٹ کر آزاد ہوجائیگا۔

(۴۴۸) احباب اور اعزہ کی وفات کا غم حد سے زیادہ کرنا نامناسب ہے۔

(۴۴۹) اپنے دوست یا عزیز کی موت کا غم کرنا ایک حد تک فطرت مین داخل ہے۔ اس دنیا سے جدا ہونے والے دوست یا عزیز کے رنج مین چشم پُرآب رہنا۔ اُسکی یاد مین آنسو کا گرانا اور سینے سے پار نکل جانیوالی آہون کو باہر نکالدینا

ہی بہتر ہے۔ مگر ساتھہ ہی اسکے یہ ضرور نازیبا ہے کہ انکی موت کا غم حد سے زیادہ
کیا جائے۔ ہر وقت چلّا چلّا کر رونا۔ ماتم کی مجلس قائم کرکے شور مچانا یہہ نمایشی
طریقہ ہین۔ جو لوگ تنہائی مین نہین بلکہ اورون کی موجودگی مین غم کا اظہار کرتے
ہین انکا اصلی مطلب یہہ ہے کہ لوگونکو معلوم ہوجائے کہ وہ مرحوم کے کسقدر
غمخوار ہین۔ یاد رکہو کہ زمانہ آخر اس غم ورنج کو خود مٹا دیتا ہے۔ اس سے تو بہتر
یہ ہے کہ آہستہ آہستہ خود ہی ہم انکو مٹا دین۔ چلّا چلّا کر رونے اور حد سے زیادہ
غم کرنے سے اگر موت اُس انسان کو واپس دیدے جسکو اُس نے ہمسے
چھین لیا ہے تو ایسے بیحد رنج وغم کرنے سے ضرور فائدہ ہے۔ مگر جب ایسی
کوئی امید نہین ہے تو حد سے زیادہ غم ورنج کرنا محض بیفائدہ ہے۔

(۴۵۰) مُردونکا غم کرتے کرتے ممکن ہے کہ ہم بھی اُنہین جاملین۔ مگر یہہ کسی طرح
ممکن نہین کہ اس غم کے ذریعہ سے وہ ہمارے پاس لوٹ کر آجائین۔

(۴۵۱) دوست وعزیز کا جدا ہوجانا ہمسے ممکن ہے۔ مگر اُسکی دوستی یا محبّت
کا لطف ہمسے علحدہ نہین ہو سکتا۔

(۴۵۲) دنیا مین درمیانی زندگی عجیب نعمت ہے۔ متوسط حالت کی زندگی
پسندیدہ ہے۔

(۴۵۳) نمائشی کام نہ کرو۔ ظاہرداری کے باتون سے ہر انسان کو احتراز لازم ہے

(۴۵۴) خدا محنتی کو سب کچھہ دیتا ہے۔

(۴۵۵) خدا کی تلاش مین بہٹکتے پھرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ دیکھنے کی نظر سے دیکھو۔ خدا شہرگ سے زیادہ قریب ملیگا۔

(۴۵۶) نیکی ایک ایسا جوہر ہے جس پر زنگ نہین آتا۔

(۴۵۷) کسی کے ساتھہ نیکی کرکے جتانا کمینہ پن ہے۔

(۴۵۸) جب تک اپنے تئین تم خود وقعت سے نہ دیکھوگے دوسرے لوگ بہی تمھاری وقعت نہین کرسکتے۔

(۴۵۹) کہنے والے کو نہ دیکھو یہ دیکھو کہ کہتا کیا ہے۔

(۴۶۰) کم گوئی انسان کو بہاری بہرکم رکہتی ہے۔

(۴۶۱) سست بیٹھے رہنے سے کہین بہتر ہے کہ محنت سے کام لو۔

(۴۶۲) اگر اپنا مرتبہ بلند کرنا چاہتے ہو تو فروتنی وخاکساری اختیار کرو۔

(۴۶۳) اگر زمانہ کا ساتھہ دیتے رہوگے تو زمانہ بہی تمھارا ساتھہ دیگا۔

(۴۶۴) دنیا مین کامل بہروسہ خدائے پاک پر ہی کرنا چاہئے۔

(۴۶۵) دولتمند بننا چاہتے ہو تو فضول خرچی سے بچو۔

(۴۶۶) جس کام کو کرنا چاہتے ہو پہلے اُسکی نیکی بدی مین تمیز کرو۔

(۴۶۷) جو شخص یہ چاہتا ہی کہ اپنے حاکم کا دوست بنے تو اُسکو چاہیئے کہ حاکم کی خیر خواہی اختیار کرے

(۴۶۸) اگر تم اپنی تجارت کی ترقی چاہتے ہو۔ تو وعدہ کے سچے رہو۔

(۴۶۹) اسقدر نہ کہاؤ کہ ہاضمہ مین فتور پیدا ہو۔

(۴۷۰) ہر چیز ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر علم ہمیشہ جوان رہتا ہے۔

(۴۷۱) ایسا اقرار نہ کرو کہ جسکا پورا کرنا تمہارے امکان سے خارج ہو۔

(۴۷۲) کفایت شعاری ایک ایسا جوہر ہے کہ جس سے دولت جمع ہوتی ہے۔

(۴۷۳) فضول خرچی کا نام سخاوت نہین ہے۔

(۴۷۴) اگر تم چاہتے ہو کہ سب لوگ تمہین اچھا کہین تو تم کسی کو بُرا نہ کہو۔

(۴۷۵) غصہ کے وقت خاموشی اختیار کرو۔

(۴۷۶) اپنے کام کی نگرانی خود کرو ورنہ نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔

(۴۷۷) محنت ہمیشہ روپیہ پر شرف لیجاتی ہے۔

(۴۷۸) تمکو چاہیئے کہ خرچ ہمیشہ آمدنی سے کم کرو۔

(۴۷۹) فضول گوئی انسان کو چہچورہ کر دیتی ہے۔

(۴۸۰) تم جس سے کشادہ پیشانی سے ملوگے اُس کے دل مین ضرور تمہاری

محبت پیدا ہو گی۔

(۴۸۱) دنیا مین جسقدر تعلقات زیادہ ہونگے۔ اُسیقدر جھگڑے زیادہ پیدا ہونگے۔

(۴۸۲) خود پسندی سے احتراز کرو۔

(۴۸۳) تنہا بیٹھکر اپنے فائدہ ونقصان کے طرف غور کیا کرو۔

(۴۸۴) آرام طلبی مین نحوست ہے۔

(۴۸۵) پختہ ارادہ ہمیشہ کامیابی کی مبارک شکل دکھاتا ہے۔

(۴۸۶) غور کے ساتھہ دیکھو کہ دنیا مین بہت سے کروڑ پتی ایسے نظر آوینگے جن کے باپ۔ دادا۔ غریب اور کنگال تھے۔

(۴۸۷) دنیا مین روپیہ ہی ایسی شے ہے۔ جو ہر ایک کام مین آسکتا ہے۔

(۴۸۸) روپیہ کمانا آسان ہے سلیقہ کے ساتھہ اُسکا خرچ کرنا مشکل ہے۔

(۴۸۹) حاسد نہ بنو محسود بننا اچھا ہے۔

(۴۹۰) دست نگر نہ بنو فراخ دست بننے کی فکر کرو۔

(۴۹۱) اپنی صحت کا خیال رکھو اور اصول حفظ صحت کی پابندی کیا کرو۔

(۴۹۲) مان کے پیٹ سے کوئی دولت لیکر پیدا نہین ہوتا۔

(۴۹۳) جو نیک وبد مین امتیاز نہین کرتا اندھا ہے۔

(۴۹۴) کسی کا حق پائمال نہ کرو۔

(۴۹۵) جسقدر کم گوئی اختیار کروگے اُسیقدر تمہاری وقعت زیادہ ہوگی۔

(۴۹۶) روپیہ کا کام روپیہ سے چلتا ہے باتون سے نہین چلتا۔

(۴۹۷) شادی وہی اچھی ہے جب میان بی بی مین محبت ہو۔

(۴۹۸) ایک من علم کے لئے دس من عقل کی ضرورت ہے۔

(۴۹۹) ہمت سے کام لیا کرو۔

(۵۰۰) بہاری بہرکم آدمی وہ ہے جسمین ضبط واستقلال ہو۔

(۵۰۱) منزل کے طرف جتنے قدم آگے جاؤگے مسافت اتنی ہی کم رہ جائیگی۔

(۵۰۲) غربت مین محنت کرو امیر بنجاؤگے۔

(۵۰۳) وضع وہ اختیار کرو جو امیری وغریبی مین نبہہ سکے۔

(۵۰۴) علم تجارت حاصل کرو کہ تجارت سے انسان دولتمند بنجاتا ہے۔

(۵۰۵) ہر کام مین انتظام وضابطہ کی ضرورت ہے۔

(۵۰۶) دور اندیشی نہایت عمدہ چیز ہے۔

(۵۰۷) عقلمند کبہی جاہلونکی طرح اُلجہہ نہین جاتے۔

(۵۰۸) مال کو ہمیشہ جان کا صدقہ سمجہنا چاہیئے۔

(۵۰۹) دوستی کو اگر مضبوط کرنا چاہتے ہو تو مسخرہ پن کو پاس آنے نہ دو۔

(۵۱۰) معاملہ کی گفتگو کو غصہ تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

(۵۱۱) اوروں کے گرانے کے لئے کنواں نہ بناؤ کہین ایسا نہ ہو کہ خود تم اُس مین گر جاؤ

(۵۱۲) دولتمند بننا چاہتے ہو تو محنت و کفایت شعاری سے کام لو۔

(۵۱۳) بیکار گذرنے والی ایک ساعت بہی افسوس کرتی ہے۔

(۵۱۴) بیسیون ہاتہہ سے مالک کی دو آنکہین زیادہ کام کر سکتی ہین۔

(۵۱۵) چور ایک کوڑی اور لاکہہ روپیہ کا برابر ہوتا ہے۔

(۵۱۶) کسی بات کا جواب سوچ سمجہہ کر دو۔

(۵۱۷) بے لوثی کبہی خوشامد کی ہدایت نہین کرتی۔

(۵۱۸) سربلندی چاہتے ہو تو غرور کو اپنے پاس پہٹکنے بہی نہ دو۔

(۵۱۹) چاہے تہوڑی دیر آنسو بہا لو مگر روتی صورت نہ بناؤ۔

(۵۲۰) انسان کو عالی حوصلہ رہنا چاہئے۔

(۵۲۱) جو شخص اپنی تعریف کرانا چاہتا ہے وہ ہرگز قابل تعریف نہین ہے۔

(۵۲۲) غصہ فرو کرنے کی آسان ترکیب یہہ ہے کہ غصہ کی جگہہ سے ہٹ جاؤ۔

(۵۲۳) قسمت کی شکایت جب کرنا کہ پہلے کوشش کر لو۔

(۵۲۴) کینہ جوئی انسان کو کمینہ بنا دیتی ہے۔

(۵۲۵) اپنے فائدہ کی غرض سے اوروں کے نقصان کو روا نہ رکھو۔

(۵۲۶) سب سے بڑا دشمن خود تمہارا نفس ہے۔

(۵۲۷) اگر تم ہردلعزیز بننا چاہتے ہو تو عقل سلیم اور عمدہ اخلاق سے پیش آؤ۔

(۵۲۸) عقلمند وہی انسان ہے جو اپنے وقت کی ایک ساعت بھی ضائع نہین کرتا

(۵۲۹) اپنے ماتحت کو حقارت سے نہ دیکھو اور جس کے ماتحت ہو اُسکو خوش رکھو

(۵۳۰) بگاڑنا آسان ہے مگر بنانا مشکل ہے۔

(۵۳۱) تلوار کے بہادر سے قلم کا بہادر زیادہ قابل قدر ہے۔

(۵۳۲) کیمیا کے ذریعہ سے چاندی سونا بنانیکا خبط کبھی پورا ہوتے نہین دیکھا گیا۔

(۵۳۳) لڑکیون کو انتظام خانہ داری کی باتین سکھاؤ۔

(۵۳۴) منتظم زوجہ کا شوہر ہمیشہ خوشحال رہتا ہے۔

(۵۳۵) جو تمہارے اختیار مین ہو اُسکا احسان کسی اور سے مت لو۔

(۵۳۶) دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہے۔

(۵۳۷) اپنی چادر سے باہر پاؤن نہ پھیلاؤ۔

(۵۳۸) جس کام کو تم پورا کرنا چاہتے ہو اُسکی طرف غفلت نہ کرو ورنہ پورا نہ ہوگا۔

(۵۳۹) تم سب کا ادب کرو تو تمہارا بہی سب ادب کرینگے۔

(۵۴۰) سب کچھہ دنیا مین چہوڑ جاؤ گے مگر تمہارے افعال اور خیالات ساتھہ رہینگے

(۵۴۱) محنت سے روپیہ پیدا ہوتا ہے۔

(۵۴۲) جہالت دور ہوسکتی ہے مگر علم کبہی دور ہو نہین سکتا۔

(۵۴۳) زمانہ کی شکایت کرنے سے بہتر ہے کہ زمانہ کا ساتھہ دو۔

(۵۴۴) بے پروائی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو مستغنی رکہتی ہے۔

(۵۴۵) قسم کھاکر بات نہ کرو ورنہ جہوٹے سمجہے جاؤ گے۔

(۵۴۶) جس کے قول کا اعتبار نہین اُسکے قسم کا کیا اعتبار۔

(۵۴۷) مفت کی ملی ہوئی دولت سے ہاتہہ کی پیدا کی ہوئی دولت زیادہ قابل قدر ہے

(۵۴۸) حق ہمیشہ ناحق کو باطل کردیا کرتا ہے۔

(۵۴۹) نہ جہوٹی تعریف سننی پسند کرو۔ نہ جہوٹی تعریف کرنی سیکہو۔

(۵۵۰) اگر تم بے لوث رہو تو تم کو کچھہ کہٹکا نہین ہے۔

(۵۵۱) تم جس درخت کو لگاؤ اُس کے نگران بہی رہو۔

(۵۵۲) جسکو قرض نہین ملتا وہ اس لئے مبارک ہے کہ وہ کسی کا مقروض نہین ہے۔

(۵۵۳) بدنام سے بدا چھا ہوتا ہے۔

(۵۵۴) حساب ایک جو تک کا کرو۔ اور بخشش مین بخل نہ کرو۔

(۵۵۵) تلوار کا زخم چنگا ہو جاتا ہے مگر بات کا زخم چنگا نہین ہوتا۔

(۵۵۶) خواہ دنیا دار ہو یا دیندار مگر روپیہ کی سب کو ضرورت ہے۔

(۵۵۷) جب بی بی یہہ چاہتی ہے کہ اپنے شوہر کو اپنا مطیع بنائے تو اُسکو چاہئے کہ پہلے اُس کی اطاعت کرے۔

(۵۵۸) فحش الفاظ کے استعمال سے احتراز کرو۔

(۵۵۹) زمانہ کبھی ایک رنگ پر قایم نہین رہتا۔

(۵۶۰) لہو ولعب سے احتراز کرو۔

(۵۶۱) بچھو کو کیسا ہی دوست بنالو مگر بچھو ڈنک مارنے مین دریغ نہ کریگا۔ اسیطرح کمینہ کو کیسا ہی دوست بناؤ وہ شرافت سے پیش نہین آسکتا۔

(۵۶۲) خدائے پاک کا سچا خوف انسان کو گناہون سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۵۶۳) تھوڑا تھوڑا پڑھو تھوڑے دن مین عالم بن جاؤ گے۔

(۵۶۴) فضول خرچی سے دولت اڑانے مین دریا دلی نہین ہے۔ بلکہ حماقت ہے۔

(۵۶۵) مباحثہ کے وقت امر حق کا خیال ضرور رکھو۔

(۵۶۶) جاہل سے صحبت رکھنا جاہلیت ہے۔

(۵۶۷) تم کو ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر کرنا چاہیئے۔

(۵۶۸) یہ ضرور نہین ہے کہ باپ غریب و مفلس تھا تو بیٹا بھی غریب و مفلس ہی رہے

(۵۶۹) اپنے اولاد کے لئے مال و زر کا خزانہ چھوڑنے سے کہین بہتر ہے کہ ان کو ذی علم و ہنر بناؤ۔

(۵۷۰) تمہارا ہمدرد وہی شخص ہو سکتا ہی جس کے تم ہمدرد رہو۔

(۵۷۱) باتین بنانے والے کا اعتبار ہرگز نہ کرو۔

(۵۷۲) چور کے کان کھنکارنے سے بھی کھڑے ہو جاتے ہین۔

(۵۷۳) کسی نصیحت کو سُن کر ٹال نہ جاؤ بلکہ اُسکی قدر کرو اور اُس کے پابند رہو۔

(۵۷۴) کسی کام کو مستعد ہو کر شروع کرو۔ ضرور اُس کو ختم کر لو گے۔

(۵۷۵) اپنا حساب پاک رکھو اور دوسرے سے حساب لینے مین دریغ نہ کرو۔

(۵۷۶) بزرگی سفید بالون سے نہین ملتی بلکہ عقل سے ملتی ہے۔

(۵۷۷) سچی تلاش ایک ایسی چیز ہے جو خدا کو بھی ڈھونڈ لیتی ہے۔

(۵۷۸) مشکل سے مشکل کام کو استقلال پورا کرا دیتا ہے۔

(۵۷۹) کسی کو صدمہ پہونچا کر اپنا دل خوش نہ کرو۔

(۵۸۰) دشمن کو کبھی حقیر نہ جانو۔

(۵۸۱) نیک ہمسایہ مین مکان لے کر اپنی بود و باش اختیار کرو۔

(۵۸۲) تھوڑے نوکر کام خوب کرتے ہین۔

(۵۸۳) غذا کو جلد جلد نہ کہاؤ۔ خوب چبا کر کہاؤ کہ اس سے وہ جلد ہضم ہوتی ہے۔

(۵۸۴) کبھی کبھی چھوٹون کی رائے بڑون کی رائے سے بہتر و صائب ہوتی ہے۔

(۵۸۵) فارغ البالی کے وقت ہمیشہ تنگی کو پیش نظر رکھو جس سے خوشحال رہوگے

(۵۸۶) جو کسی کا قرضدار نہین ہے وہ آرام و آسایش سے رہیگا۔

(۵۸۷) دوست وہی ہے جو مصیبت مین کام آئے۔

(۵۸۸) دغا و فریب سے احتراز کرو۔

(۵۸۹) خدائے پاک کو ہر جگہہ حاضر و ناظر جانو۔

(۵۹۰) کوئی مذہب ایسا نہین ہے جسمین نیکی کی تعریف نہین کی گئی ہے۔

(۵۹۱) جوانی مین اتنا روپیہ جمع کر لو کہ پیری آرام سے کٹے۔

(۵۹۲) نیک و فرمان بردار بی بی کا شوہر بڑا ہی خوش قسمت ہے۔

(۵۹۳) جوانی کی بد پرہیزیان پیری مین آرام نہین لینے دیتین۔

(۵۹۴) اپنی بی بی کو ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھا کرو۔

(۵۹۵) شہرت اچھی چیز تو ہے مگر جب نیکنامی کے ساتھ ہو۔

(۵۹۶) کسی بات کو اتنا طول نہ دو کہ سننے والے گھبرا جائین ۔

(۵۹۷) معافی دینا تمھارے اختیار مین ہو تو کبھی اُس سے دریغ نہ کرو۔

(۵۹۸) نیم حکیم اور نیم ملا سے ہمیشہ دور رہو۔

(۵۹۹) بدصورت پر ہنسنا خدا پر طعن کرنا ہے

(۶۰۰) جو شخص جتنی زیادہ قسمین کہاتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ جہوٹا ہے ۔

(۶۰۱) علم ہی ایک ایسی چیز ہے کہ ہر قسم کی ترقی کا زینہ ہو سکتا ہے۔

(۶۰۲) مریض کے معالجہ مین بہت احتیاط کرو۔

(۶۰۳) باادب بانصیب اور بےادب بےنصیب ہوتا ہے ۔

(۶۰۴) کسی سے کام لیتے وقت رعایت نہ کرو ورنہ کام کرنے والا سست و کاہل ہو جائیگا۔

(۶۰۵) انسان کامل وہی شخص ہو سکتا ہے ۔جو مصیبت کے وقت خدا کی کبھی شکایت نہ کرے ۔

(۶۰۶) بےطمع شخص قابل عزت ہوتا ہے ۔

(۶۰۷) کوشش اور محنت ایک ایسی چیز ہے ۔جو ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دیتی ہے ۔

(۶۰۸) اختصار پسندی کی عادت قابل قدر ہے۔

(۶۰۹) صفائی اور طہارت کا بہت خیال رکھو۔

(۶۱۰) جس انسان کا ظاہر و باطن یکسان ہے وہ ہر طرح قابل قدر ہے۔

(۶۱۱) آرام و تکلیف۔ خوشی اور غمی کو پہلو بہ پہلو سمجھتے رہو۔

(۶۱۲) ثابت قدمی اچھی چیز ہے۔

(۶۱۳) رحم دلی سے کام لیا کرو۔

(۶۱۴) جادو جسکا نام ہے دراصل میٹھی بات ہے۔

(۶۱۵) روپیہ کے غلام نہ بنو روپیہ کو اپنا غلام بنا لو۔

(۶۱۶) اپنے معاملہ کو صاف رکھو۔

(۶۱۷) سلامت روی اختیار کرو کہ اس مین خیر و برکت ہے۔

(۶۱۸) وہم کی دوا لقمان حکیم کے پاس بھی نہ تھی۔

(۶۱۹) نوکر چاکر سے ٹھٹھا نہ کرو تاکہ وہ گستاخ نہ ہو جائین۔

(۶۲۰) آرام چاہتے ہو تو اپنی بی بی کو خوش حال رکھو۔

(۶۲۱) کام کے وقت کام کرو۔ اور آرام کے وقت آرام۔

(۶۲۲) گردش آسمان کی شکایت شاعرون کے قلم تک رہنے دو۔ تم کو خدا کا نام لیکر

کوشش کے بعد پھر کوشش کرنی چاہیئے۔

(٦٢٣) اگر تمہارے دل مین رحم نہین ہے تو پتھر تم سے بہتر ہے۔

(٦٢٤) جو کرنا چاہتے ہو کر کے دکھاؤ۔ زبان سے اسلیئے نہ کہو کہ اگر وہ کام نہ ہوسکا تو جھوٹے ٹھیرو گے۔

(٦٢٥) کسی کی نیکی کو پامال نہ کرو۔

(٦٢٦) قرض لیکر شادی کرنا عقلمند کا کام نہین۔

(٦٢٧) دنیا کے غلام نہ ہو جاؤ بلکہ دنیا کو اپنی لونڈی بناؤ۔

(٦٢٨) دریا مین رہ کر مگرمچھ سے عداوت کرنا عقلمندی کا کام نہین۔

(٦٢٩) تالی کبھی ایک ہاتھ سے نہین بجتی۔

(٦٣٠) کتب بینی انسان کو وسیع المعلومات بنا دیتی ہے۔

(٦٣١) یہہ ضرور نہین کہ جاہل باپ کا بیٹا بھی جاہل ہو۔

(٦٣٢) اچھی بری باتین سُن کر اچھی باتون کو انتخاب کرلیا کرو۔

(٦٣٣) صبح کا ہر ایک کام دوسرے وقت سے جلد انجام پاتا ہے۔

(٦٣٤) یادداشت لکھنے کے لئے جیب مین نوٹ بک ضرور رکھا کرو۔

(٦٣٥) عاقل کو اشارہ کافی ہوتا ہے۔

(۶۳۶) جس انسان کے ہاتہہ اور زبان سے خلایق کو نفع پہونچے وہ سعید ازلی ہے

(۶۳۷) جس انسان کو عزت کی کچھہ پروا نہین ہے اُس کا جینا مرنا برابر ہے۔

(۶۳۸) عالی ہمتی ترقی کے زینہ پر چڑہاتی ہے۔

(۶۳۹) کیمیا کے شوق نے بعض انسانون کو تباہ اور مفلس بنا دیا۔

(۶۴۰) بدکار مرد بدکار عورتون کے غلام بن جاتے ہین۔

(۶۴۱) اگر روپیہ فضول کہونا ہو تو بدکار عورتون سے تعلق پیدا کرو۔

(۶۴۲) ظاہری میل جول کسی کام کا نہین ہوتا دلی میل جول ہونا چاہئے۔

(۶۴۳) دنیا مین کوئی کام کر کے دکہلانے والے اور عمل کرنے والے بہت کم ہوتے ہین۔

(۶۴۴) کام کرنے والون کی مدد خدا کرتا ہے۔

(۶۴۵) جو انسان اپنی مدد آپ کرتے ہین اُن سے خدا خوش رہتا ہے اور اُنکی مدد کرتا ہے۔

(۶۴۶) خاموشی کو گویائی پر فضیلت ہے۔

(۶۴۷) اپنے ہی تردد سے روزی پیدا کرو کسی کا بار منت نہ اٹہاؤ۔

(۶۴۸) جس طرح ذرا سو راخ بڑے جہاز کو ڈبو دیتا ہے اُسی طرح ذرا ذرا سے

فضول اخراجات بڑے بڑے امیرون کو مفلس و کنگال بنا دیتے ہین۔

(۶۴۹) اگر خدا کا فضل شامل حال ہو تو کوئی بہی نقصان نہین پہونچا سکتا۔

(۶۵۰) سوائے خدا کے کسی کے دل کا حال کوئی نہین جان سکتا۔

(۶۵۱) وہ زیبا صورت جس مین پسندیدہ سیرت نہ ہو دو کوڑی کی ہے۔

(۶۵۲) سمجہدار وہ ہین جو دشمنون کو دوست بنا دین۔ اور ناسمجہ وہ ہین جو دوستون کو دشمن بنائین۔

(۶۵۳) فتنہ انگیز راستی سے ہمیشہ احتراز کرو۔

(۶۵۴) جو خدائے پاک کو بہول جاتے ہین وہ سمجہ لو کہ ایسے لوگ اکثر پریشان خاطر رہتے ہین۔

(۶۵۵) پیش از بخت پیش از وقت کچہ نہین ملتا۔

(۶۵۶) راست گو کی عزت کرو گو تمہارا عیب جو ہو۔

(۶۵۷) ایسے مصاحبون سے پرہیز کرو جو تمہارے عیوب کو تم سے چہپاتے ہون

(۶۵۸) پہلے اپنے آپ کو پہچانو اور پہر خدائے پاک کو پہچان سکوگے۔

(۶۵۹) انسان کی روح جب کمال کے درجہ کو پہونچتی ہے۔ تب اُس روح کو حیات ابدی ملتی ہے۔

(۶۶۰) نام وہ ہے جو تم خود پیدا کرو بزرگون نے جو نام پیدا کیا وہ اُن کا نام ہے۔

(۶۶۱) جس انسان پر کوئی مصیبت نازل ہو اگر وہ اُس سے زیادہ مصیبت زدہ انسان کا خیال دل پر جمائیگا تو اپنے مصیبت کا صدمہ کم ہو جائیگا۔

(۶۶۲) اچھا مال وہ ہے جو اچھے کام مین صرف ہو۔

(۶۶۳) اچھی بات وہ ہے جس کے کہنے سے کوئی نیک ہدایت پاوے۔

(۶۶۴) تین کام آدمی کو اذیت پہونچاتے ہین۔ اول جسم کی قوت کے اعتماد پر سخت کام کرنا۔ دوم ہاضمہ کے اعتماد پر اندازہ سے زیادہ کہانا۔ سوم تہوڑی بیماری کو کم جان کر علاج نہ کرنا۔

(۶۶۵) خدائے پاک کے سوائے کوئی بہی دنیا مین ہمارا حافظ حقیقی نہین ہے

(۶۶۶) شادی مین ناچ تماشہ کی رسم جس شخص نے ایجاد کی وہ ابنائے جنس کا دشمن تھا۔ اس غیر مہذب رسم سے نوجوانون کی چال چلن بگڑ جاتے ہین۔ اور اُن کو عیاشی اور بدافعالی کی ترغیب ہوتی ہے۔

(۶۶۷) بغیر دوست کے سیر وسفر کا لطف نہین آتا۔

(۶۶۹) ملک کی خوش نصیبی اس مین ہے کہ سب لوگ اتفاق اور ہمدردی ابنائے جنس پر مائل ہون اور باہمی فساد اور نفاق کو دور سے دور باش کہین۔

(۶۶۹) جو لوگ زیادہ لالچ کرتے ہین اپنا اصلی سرمایہ بہی کہو دیتے ہین۔
(۶۷۰) فضیلت اُسی کے لئے سزاوار ہے جو ذاتی کمال رکہتا ہے۔
(۶۷۱) عادت طبیعت ثانی ہوجاتی ہے۔ اور اس کا بدلنا اور ترک کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔
(۶۷۲) جب تک سانس ہے تب تک آس ہے۔
(۶۷۳) لوگون مین ہنر بہت کم مگر عیب جو زیادہ ہوتے ہین۔
(۶۷۴) نیکی کرنے مین ذرا تامل نہ کرو۔

ع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

(۶۷۵) عزت وہ پاتے ہین جو اپنی عزت آپ کرتے ہین۔
(۶۷۶) علم ہی مردہ دلون کو زندہ دل بناتا ہے۔
(۶۷۷) ابنائے جنس کی ہمدردی سے بڑہ کر کوئی نیکی نہین ہے۔
(۶۷۸) جو حاکم تعصب سے بری نہ ہو اُسکی حکومت نقش بر آب ہوگی۔
(۶۷۹) زر فی نفسہ بری چیز نہین ہے۔ لیکن اچہے بُرے مصرف سے بُری یا بہلی چیز ہوجاتی ہے۔

(۶۸۰) ہر ایک انسان کو ایسے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جسکی وجہہ سے اُسکی نیکنامی مین روز بروز ترقی ہو۔

(۶۸۱) جُوا ہرگز نہ کھیلو۔ جُوا کھیلنے سے بربادی ہوتی ہے۔

(۶۸۲) حب الوطنی اختیار کرو۔

(۶۸۳) انسان کامل وہ ہے جو حکومت اور امارت مین غرور نہ کرے۔

(۶۸۴) وہ لوگ بڑے احمق ہین جو اپنے منہ سے آپ ہی میان مٹھو بننے کے عادی ہون۔

(۶۸۵) اُن لوگون کی خانہ بربادی ہوتی ہے۔ جو بُری صحبت مین بیٹھتے ہون یا چانڈو۔ مدک اور افیون اور شراب اور بھنگ اور چرس پیتے ہون یا جُوا کھیلتے ہون

(۶۸۶) حکومت اُنہین لوگون کو زیبا ہوتی ہے جو رعایا و برایا کے ہمدرد ہون۔

(۶۸۷) مہمان نوازی بڑی نیکی ہے اُسکو اختیار کرو۔ اور مہمان کی خاطر کیا کرو۔

(۶۸۸) نیکنامی وہ دولت پائدار ہے جو مرنے کے بعد بھی دنیا مین قایم رہتی ہے۔

(۶۸۹) مغلوب الغضب ہمیشہ طرح طرح کی آفتون مین پھنسا رہتا ہے۔

(۶۹۰) پانچ چیزین روح کو مسرور و تازہ رکھتی ہین۔ (۱) یاد الٰہی (۲) شریف اور فرمان بردار بی بی (۳) خوشبو (۴) خوش الحانی (۵) حسن اور سبزہ

کا دیکہنا۔

(۶۹۱) وہ مان باپ سخت غلطی پر ہین جو لاڈ پیار سے چہوٹی عمر مین اپنے بچونکو گالیان دینی سکہلاتے ہین۔

(۶۹۲) خدا کے فضل و کرم پر ہمیشہ نظر رکہو۔

(۶۹۳) سائل کو اپنے پاس کچہہ ہو تو دیدو ورنہ نرمی سے سمجہادو۔

(۶۹۴) کوشش کامیابی کی کلید ہے۔

(۶۹۵) قدرتی سزائین جو انسان کو ملتی رہتی ہین اگر انسان اُنہین سے عبرت حاصل کرکے آئندہ برائیون سے بچے تو اُسکے حق مین بہتر ہے۔

(۶۹۶) جو لوگ نیک کامون مین روپیہ صرف نہین کرتے اُنکی کمائی مین برکت نہین ہوتی۔

(۶۹۷) مبارک ہے وہ انسان جو اپنے ہاتہہ سے کام کرتا ہے۔

(۶۹۸) خیرات مین اوّل خویش بعدہٗ درویش کا خیال رکھو۔

(۶۹۹) وقت گذر جاتا ہے مگر بات رہ جاتی ہے۔

(۷۰۰) بہوکے کا پیٹ باتون سے نہین بہرتا۔

(۷۰۱) چہوٹے بچون کو زیور نہ پہنایا کرو۔ کیونکہ اس مین زیور کی چوری اور بچہ کی

جان جانے کا اندیشہ ہے۔

(۷۰۲) ناممکن ہے دنیا مین رہکر ہمیشہ خوشی کا میسر آنا۔

(۷۰۳) جب خدا چاہتا ہے تو دشمن بہی باعث خیر ہوجاتا ہے۔

ع

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

(۷۰۴) دشمن کی دشمنی اُسی وقت ضرور نقصان پہونچاتی ہے۔ جب خدائے پاک کی مرضی ہوتی ہے۔

(۷۰۵) انسان اگر خود نیک اور اچہا ہو تو دوسرون کے بُرا کہنے سے بُرا نہین ہو سکتا۔

(۷۰۶) نصیحت کڑوی معلوم ہوتی ہے مگر اس کا پہل نہایت شیرین ہوتا ہی

(۷۰۷) دنیا کی خوشی رنج کا مقابلہ نہین کر سکتی۔

(۷۰۸) باخدا درویش کا پہلا کام یہہ ہے کہ جہان تک ہو سکے اپنی ہستی کو ہیچ سمجہے اور خودنمائی سے پرہیز کرے۔ اور خودی کو مٹائے۔

(۷۰۹) عاقبت اندیش اکثر بلاؤن سے بچتا ہے۔

(۷۱۰) سب انسان ہم خیال نہین ہو سکتے۔

(۷۱۱) دنیامین جسقدر ترقی ہوئی وہ سب تجربہ کے طفیل سے ہوئی۔

(۷۱۲) جواورون پر ہنستے ہین وہ آپ بہی ہنسے جاتے ہین۔

(۷۱۳) کوئی انسان قبل ازوقت نہین مرتا۔

(۷۱۴) ہرایک انسان کا فرض ہے کہ وہ پہلے اپنے گریبان مین منہ ڈال کر اپنی ہی حالت دیکہے۔

(۷۱۵) دنیا کی آرزوئین تمام نہین ہوتین۔

(۷۱۶) انسان ہمیشہ ٹہوکرین کہا کہا کر تجربہ کار بنتا ہے۔

(۷۱۷) سخاوت ایسی خصلت ہے جس سے لوگ مطیع ہو جاتے ہین اور سخی کے تمام عیب چہپ جاتے ہین۔

(۷۱۸) اُس انسان کی زندگی دنیا و آخرت مین خوشی سے گذرتی ہے جو ابنائے جنس کو فائدہ پہونچائے اور کسی کی دل آزاری نہ کرے۔

ع

مباش درپے آزار وہرچہ خواہی کن

کہ در طریقتِ ما غیر ازین گناہے نیست

(۷۱۹) افسوس ہے اُن لوگون پر جو دنیا کی محبت مین محو ہو جاتے ہین۔

(۷۲۰) خدائے پاک کی یاد تمام کلفتون کو مٹا دیتی ہے۔

(۷۲۱) قرضدار اور خوشامد گو کی گردن پر ہمیشہ جہوٹ سوار رہتا ہے۔

(۷۲۲) موت کے بعد سوائے اپنے ذاتی افعال و خیالات کے کوئی بہی ساتہی نہین ہوتا۔

(۷۲۳) روح کو آرام اُس وقت نصیب ہوتا ہے جب اس خاکی جسم کو چہوڑتی ہے۔

(۷۲۴) خدائے پاک کے سچے عاشق ہمیشہ ثابت قدم رہتے ہین۔

(۷۲۵) اعلیٰ درجہ کی خوش قسمتی ہے اگر بعد مرگ انسان کو ذکر خیر سے لوگ یاد کرین۔

(۷۲۶) حتی الوسع مان باپ سے بہی کچہہ نہ مانگنا چاہیئے۔ سوال مین خواری و ذلت ہے۔

(۷۲۷) مجلس مین ہر طرح کی رعایت رکہہ کر بات کرنی چاہیئے۔

(۷۲۸) مبارک ہین وہ انسان جن کے دل مین یاد الٰہی رہتی ہے۔

(۷۲۹) انسان جس کام کو شروع کرے پہلے دل مین سوچ لے کہ خدائے پاک میری نیت سے بخوبی واقف ہے اور میرے اس فعل کو دیکہہ رہا ہے اس سوچ

کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ بُرے افعال کے ارتکاب سے محفوظ رھیگا۔

(۷۳۰) جو انسان نیک کامون کے چھڑانے اور بد کامون کے کرنے کی ترغیب دے وہی شیطان ہے۔

(۷۳۱) انسان اپنے متعلقین کے ساتھہ نیک سلوک کرے اور اپنے کمائی سے اُن کی مدد کرے تو اُس کا یہہ فعل باعث نجات ہوگا۔

(۷۳۲) خدائے پاک کا تصور ہر قسم کی مشکلون سے نجات دلاتا ہے۔

(۷۳۳) کوئی بھی نکلتے ہوئے دم کو روک نہین سکتا۔

(۷۳۴) مبارک ہے وہ انسان جو ایک دم کو بھی رایگان نہین کرتا۔

(۷۳۵) ظالم کی عمر کو کوتاہ ہو مگر اُس سے ایک عالم پناہ مانگتا ہے۔

(۷۳۶) مبارک ہے وہ انسان جو ظالم نہین ہے۔

(۷۳۷) اگر انسان تدبیر سے غافل نہ رہے اور ہر کام کو محنت و توجہ سے کرے تو اُس کو کامیابی نصیب ہوگی۔

(۷۳۸) اگر توبہ صدق دل سے ہو تو گناہون کا معاف ہونا ممکن ہے۔

(۷۳۹) وہ انسان جو محنت و کوشش سے غافل نہ رہے۔ اور خدا کی مشیّت و مرضی پر شاکر رہے انسان کامل ہے۔

(۷۴۰) خدائے پاک عجیب بے نیاز ہے جو گناہ گارون اور مجرمون کو بھی روزی سے محروم نہین رکھتا

(۷۴۱) مبارک ہین وہ انسان جن کو روحانی قوت اور باطنی سلطنت حاصل ہے

(۷۴۲) اگر انسان راہ حق پر چلے تو اُسے کوئی گمراہ نہین کر سکتا۔

(۷۴۳) جہان تک ممکن ہو قوت بازو سے روزی پیدا کرو اور گدائی کا کاسہ ہاتھ مین لے کر مفت خوری کے عادی نہ بن جاؤ۔

(۷۴۴) وہ آنکھ کس کام کی جس مین حیا و شرم نہین ہے۔

(۷۴۵) مذہبی مقامات کی توہین نہ کرو۔

(۷۴۶) نادان ہین وہ لوگ جو باخدا درویشون سے دنیاوی مطلب حاصل کرنا چاہتے ہین اور ترقی دولت کی دعا مانگتے ہین۔

(۷۴۷) عقلمند وہ لوگ ہین جو باخدا درویشون سے خالق کی محبت اور مخلوق کی ہمدردی کی دعا مانگتے ہین۔

(۷۴۸) وہ زبان مبارک ہے جس پہ خدا کا نام آئے۔

(۷۴۹) بدون رنج و محنت کے راحت میسر نہین ہو سکتی۔

(۷۵۰) ایسے دوستون سے خدا کی پناہ جن کا ظاہر کچھ ہو باطن کچھ۔

(۷۵۱) جو لطف اتفاق و محبت مین ہے وہ کدورت و نفاق مین نہین ہے۔

(۷۵۲) جو شریف ہین ہمدردی ابنائے جنس کو ضروری سمجھتے ہین اور اپنے آرام پر دوسرون کے آرام کو ترجیح دیتے ہین۔

(۷۵۳) محبت سے بڑھ کر کسی چیز مین حلاوت نہین ہے۔

(۷۵۴) جو حلاوت خدائے پاک کی محبت مین ہے وہ کسی مین نہین ہے۔

(۷۵۵) بھوکے رہو لیکن حرام کی روٹی نہ کھاؤ۔

(۷۵۶) خدا کا جلوہ ہر طرف ہے۔

(۷۵۷) خدائے پاک کے فضل و کرم سے کبھی مایوس نہ ہو۔

(۷۵۸) جو محسن کا شکر گذار نہ ہو وہ انسان نہین ہے۔

(۷۵۹) عمر گزشتہ کا افسوس کرنا لاحاصل ہے۔ آئندہ کی فکر کرو تا بقیہ عمر بیفائدہ ضائع نہ ہو۔

(۷۶۰) سب سے مشکل کام راز کا چھپانا ہے۔

(۷۶۱) جو انسان کو ہر وقت یاد رکھتے ہین وہ بہ نسبت اُن لوگون کے گناہون کے کم مرتکب ہوتے ہین جو موت کو بھولے ہوئے ہین۔

(۷۶۲) انسان کا دشمن وہ ہے جو اُسے راہ حق سے پھر اکر گمراہ کرے اور دوست

وہ ہے جو راہ حق کی طرف مائل کرے۔

(۷۶۳) بہادر وہ ہے جس نے اپنی زبان کو قابو مین رکھا۔

(۷۶۴) ناقدردانون مین صاحب ہنر کی مٹی خراب ہوتی ہے۔

(۷۶۵) مذہبی تکرار نہ کرو۔ مذہبی تکرار سے خدا بچائے۔

(۷۶۶) جب تک خدائے پاک کی مرضی نہ ہو۔ ایک پتا بھی جنبش نہین کرتا۔

(۷۶۷) کم ظرفون سے مروت کی امید نہ رکھو۔

(۷۶۸) ہندو جس کا نام ہے اور مسلمان جس کا نام ہے اور پارسی اور عیسائی یہودی۔ مجوس جس کا نام ہے وہ سب خدائے پاک کے مخلوق ہین۔

(۷۶۹) اصلی مرنا کیا ہے۔ نفسانی خواہشون کا مرجانا ہے۔

(۷۷۰) علم کی دولت صرف کرنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور مال کی دولت صرف کرنے سے کم ہوتی ہے۔

(۷۷۱) انسان کی قدر راست بازی وایمانداری سے ہوتی ہے۔

(۷۷۲) دوستی کے سوا اور کسی طرح دشمن قابو مین نہین آسکتا۔

(۷۷۳) جو محتاجون۔ مسکینون اور ضعیفون اور بچون پر رحم کرتے ہین خدا اُن پر رحم کرتا ہے۔

(۷۷۴) مشورہ کے ذریعہ سے جو کام ہوتے ہین اُن سے ہر ایک قسم کی خوبیان پیدا ہوتی ہین۔

(۷۷۵) تجربہ کار کی عقل پختہ ہوتی ہے۔

(۷۷۶) آج کل وفاداری کمیاب ہے۔

(۷۷۷) خدا مہربان توکل مہربان۔

(۷۷۸) خوشی اور غم کا ساتھہ گویا چولی دامن کا ساتھہ ہے۔

(۷۷۹) اُن کو دل سے چاہو جو تم کو چاہین۔

(۷۸۰) بےعیب دنیا مین کوئی آدمی نہین ہے بےعیب ہے تو صرف ذات الٰہی۔

(۷۸۱) جو دوسرون کو مصیبت مین ڈالتے ہین وہ خود بہی مصیبت مین مبتلا ہوتے ہین۔

(۷۸۲) انسان اگر کسی کی دستگیری کرے تو ثابت قدمی سے کرے۔

(۷۸۳) تندرستی ہزار نعمت ہے۔

(۷۸۴) عقلمند خودستائی سے سخت نفرت کرتے ہین۔

(۷۸۵) روپیہ صرف کرنا اُن تقریبون مین جن سے عام لوگون کو فائدہ پہونچے

ناواجب نہین ہے۔

(۷۸۶) جب کسی کی بُرائی سنو پہلے اپنے گریبان مین منہ ڈالو۔

(۷۸۷) دوستی کا لطف اُسی صورت مین ہے جب دوست کا پورا ساتھ دیا جائے۔

(۷۸۸) انسان کی قدر و منزلت کسی نہ کسی کمال کے سبب ہوتی ہے۔

(۷۸۹) خدا کی مرضی ہو تو سارے سامان اچھے بن جاتے ہین۔

(۷۹۰) جسطرح کوئی فوج بغیر سردار کے کام نہین دے سکتی۔ اُسیطرح کوئی خاندان بغیر مربی کے قایم نہین رہ سکتا۔

(۷۹۱) دل کی صفائی کا مقابلہ کوئی اور صفائی نہین کر سکتی۔

(۷۹۲) انسان کو چاہئے کہ دنیا مین رفاہ عام کی عمارتون کے بنانے پر زور دے۔

(۷۹۳) زمانہ کا ایک حال پر رہنا ناممکن ہے۔ لیکن مبارک ہین وہ لوگ جو ہر حال مین راضی برضائے الٰہی رہتے ہین۔

(۷۹۴) ایک کی قسمت کا اثر دوسرے پر نہین پڑ سکتا کیونکہ ایک کی قسمت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔

(۷۹۵) جہوٹی حلف اٹہانے والون سے خداے پاک سخت ناراض ہوتا ہے

(۷۹۶) انسان کے نیک اعمال اُسکے دوست ہین اور بد اعمال اُسکے دشمن ہین

(۷۹۷) خداے پاک کے برابر کوئی بہی بندہ نواز نہین ہے۔

(۷۹۸) اگر انسان اپنے خالق کی محبت مین محو ہو جاے تو لا کلام اُسکو نجات حاصل ہوگی۔

(۷۹۹) جو لوگ اِدہر کی بات اُدہر اور اُدہر کی بات اِدہر کر کے فساد برپا کرتے ہین وہ دونون جہان مین رسوا رہتے ہین۔

(۸۰۰) انسان کو دنیا مین اکثر تکالیف اور مصائب زن اور زمین اور زر کی محبت کی وجہہ سے پہونچتے ہین۔

(۸۰۱) خداے پاک کی رحمت کا دروازہ گنہگارون کے لئے بہی بند نہین ہے بشرطیکہ وہ صدق دل سے توبہ کرین۔

(۸۰۲) حقیقی قیدی وہ نہین ہین جن کے پاؤن مین بیڑیان پڑی ہوئی ہین یا جو جیل خانہ کی چار دیواری مین رہتے ہین۔ بلکہ وہ ہین جو نفسانی خواہشون مین مبتلا ہین۔

(۸۰۳) خداے پاک کی قدرت کا ثبوت بات بات سے ملتا ہے۔

(۸۰۴) جو لوگ خدائے پاک کو بھولے رہتے ہین اُن کو کبھی حقیقی خوشی حاصل نہین ہو سکتی۔

(۸۰۵) وہ گھر کبھی آباد نہین رہ سکتا جس مین نااتفاقی اور پھوٹ کی بنیاد قایم ہو اتفاق سے گھر آباد رہتا ہے اور زندگی کا بڑا ہی لطف حاصل ہوتا ہے۔

(۸۰۶) اپنے دوستون سے تکلف نہ کیا کرو۔ کیونکہ اس سے تکلیف ہی تکلیف ہوتی ہے۔

(۸۰۷) شائستہ و اعلیٰ خیالات کے اظہار کے لئے لیاقت کی ضرورت ہے۔

(۸۰۸) اصل تہذیب خیالات کی درستی پر منحصر ہے۔

(۸۰۹) گالی کا جواب گالی دینا تہذیب مین داخل نہین ہے۔

(۸۱۰) اعلیٰ درجہ کا خوش نصیب انسان وہ ہے جسکا انجام بخیر ہو۔

(۸۱۱) دنیا مین زبانی ہمدردی کی بڑی کثرت ہے لیکن دلی ہمدردی بہت کمیاب ہے۔

(۸۱۲) ناجائز آشنائی کا نتیجہ تباہی کے سوا اور کچھہ حاصل نہین ہو سکتا۔

(۸۱۳) ہر کمال کے واسطے ایک روز زوال ہے۔ مگر علم کے کمال کیلئے کبھی زوال نہین ہے۔

(۸۱۴) انسان جب اشرف المخلوقات ہے تو اُس کا کام ایسا ہی شریف ہونا چاہیئے جو اُس کی عزت و وقعت کو بڑہانے والا ہو۔

(۸۱۵) انسان کو چاہیئے کہ اپنے حوصلہ کو کسی وقت پست نہ کرے۔

(۸۱۶) عمدہ کارگزاری کے صلہ مین خلعت اور انعام کا عطا کرنا اہل ملک کو عمدہ کارگزاری کے طرف مائل کراتا ہے۔

(۸۱۷) سخت افسوس ہے اُس زندگی پر جو کسی ایک نیک کام مین بہی بسر نہ ہو

(۸۱۸) جو خود بُرے ہین وہ کسی کو بہلا نہین سمجہتے اور جو خود نیک اور بہلے ہین وہ کسی کو بُرا نہین سمجہتے۔

(۸۱۹) کسی کا بُرا نہ چاہو۔

(۸۲۰) سخت بدبخت و کمینہ ہین وہ لوگ جو بہلائی کے عوض برائی کرتے ہین

(۸۲۱) خدائے پاک کی خوشی اسی پر موقوف و منحصر ہے کہ ہم اُس کی مشیت پر راضی رہین۔

(۸۲۲) جو شخص تحصیل علم مین مشغول ہو اُسکو کامل طور پر مدد دینی چاہیئے۔

(۸۲۳) روحانی اور مذہبی تعلیم ہر انسان کو ضرور دینی چاہیئے۔

(۸۲۴) دل کو دل سے راہ ہے۔

(۸۲۵) دنیا مین مدد دینے والے تہوڑے اور رنج و تکلیف پہونچانے والے بہت ہین۔

(۸۲۶) اپنی طبیعت کو ایسی متحمل اور مستقل بناؤ کہ خواہ کیسی ہی مصیبت تم پر نازل ہو لیکن تم پریشان نہ ہو جاؤ۔

(۸۲۷) مصیبت کے وقت ہر دم خدائے پاک کے فضل و کرم کے امیدوار رہو

(۸۲۸) آہ مظلوم سے ڈرنا چاہیئے۔

(۸۲۹) ہر دلعزیز بننا بڑا مشکل کام ہے۔

(۸۳۰) جسطرح موت بغیر بہانہ وحیلہ کے نہین آتی اُسی طرح رزق بہی بغیر محنت وحیلہ کے نہین ملتا۔

(۸۳۱) دنیا مین روحانی تعلیم کے پہیلانے کی سخت ضرورت ہے۔

(۸۳۲) عقل کے ہوتے ہوئے اگر نیک و بد مین تمیز نہ کی جائے تو اُس سے بڑہ کر کیا افسوس ہو۔

(۸۳۳) انسان اگر ثابت قدمی سے کام لے تو بڑی بڑی مشکلون کو حل کرسکتا ہے

(۸۳۴) عورتین دنیا مین محض بیکار اور فضول نہین پیدا کی گئی ہین۔ بلکہ خانہ داری کے خاص کام کے لئے پیدا ہوئی ہین۔

(۸۳۵) عورت مرد کی ساتھی۔ مرد کی مشیر۔ مرد کی رازدار اور مرد کے
گھر کی منتظمہ ہے۔

(۸۳۶) جس طرح مرد پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اُسی طرح عورت پر بھی علم
حاصل کرنا فرض ہے۔

(۸۳۷) عورتون کی خدمات ایسے مخصوص ہین کہ مردون سے وہ خدمات
انجام نہین پا سکتے۔ ننھے ننھے بچون کی پرورش جیسی عورت زیادہ دلچسپی سے
کرسکتی ہے۔ اُسکو مرد ادا نہین کرسکتا۔

(۸۳۸) بیمارونکی تیمارداری جس طرح عورت کرسکتی ہے اُس طرح مرد نہین کرسکتا
جیسا آرام وہ بیمار کو پہونچا سکتی ہے۔ مرد سے ممکن نہین۔

(۸۳۹) رنج۔ مصیبت۔ فکر۔ افلاس اور سختی کے زمانہ مین جیسی تسکین عورت
سے پہونچتی ہے اور جیسے استقلال کے ساتھہ وہ مرد کا ساتھہ دیتی اور صبر
برداشت کرتی ہے وہ خاص عورت ہی کا حصہ ہے۔

(۸۴۰) انتظام خانہ داری مین عورت سے زیادہ کسی مرد سے انسان کو وہ آرام
وراحت نہین مل سکتی جو عورت سے ملتی ہے۔

(۸۴۱) عورتون مین حیا۔ شرم اور اخلاق کے حاصل کرنے کی قدرتی قابلیت

مردون سے زیادہ ہوتی ہے۔

(۸۴۲) عورتون کے مذہبی عقاید مردون کی نسبت زیادہ مستحکم اور قوی ہوتے ہین۔

(۸۴۳) عورتین مردون کی بہ نسبت زیادہ باعصمت اور پرہیزگار ہوتی ہین۔

(۸۴۴) عورتون مین محبت ونفرت کے دونون مادے مردون سے زیادہ ہوتے ہین۔

(۸۴۵) جس گھر مین عورت نیک سلیقہ شعار ہو وہ گھر درحقیقت جنت ہی۔

(۸۴۶) سب سے پہلے عورتون کو مذہبی تعلیم دینی چاہئے۔ مذہبی تعلیم خدا کی محبت اور اُس کا خوف مخلوق کے ساتھہ ہمدردی۔ ایمانداری۔ راستبازی عصمت۔ نکوکاری۔ رحمدلی۔ پرہیزگاری۔ انصاف۔ سخاوت۔ فیاضی۔ صبر وتحمل اور مصیبت کے وقت استقلال پیدا کرتی ہے۔ اور یہ ایسے اوصاف ہین جو ہر ایک عورت مین لازمی طور پر ہونے چاہئین۔

(۸۴۷) جو مذہب مان کے دودھ کے ساتھہ بچون کو حاصل ہوتا ہے وہ رگ رگ مین ایسا پیوست ہوجاتا ہے کہ پھر اُن کے دل سے اُس مذہب کے اعتقادات نہین بھول سکتے۔

(۸۴۸) مان کی صحبت کا اثر بچون کے رویہ کو بہت کچھہ بناتا اور بگاڑتا ہی۔

عالم طفولیت مین مان کے اخلاق سے بچون کی روح نشو ونما پاتی ہے۔

(۸۴۹) جو بچے اپنے گھر مین جہالت کا اندہیرا دیکھتے ہین اور بے دینی اور لامذہبی کی باتین سیکھتے ہین تو بڑے ہونے کے بعد اُن کے دل سے یہ باتین بہولی نہین جاتین۔

(۸۵۰) مذہبی تعلیم کے بعد عورتون کو زبان مادری کا لکہنا پڑھنا سکہلانا چاہئے اسطرح پر کہ وہ اپنی زبان پر اتنی قدرت حاصل کرین کہ ہر طرح مضمون کو بہ آسانی ادا کر سکین۔

(۸۵۱) جو عورتین اپنے عزیزون اور خاوندون سے دور ہوتی ہین اور جہالت کی وجہہ سے اُنکو خط نہین لکہہ سکتین اُنکی تکلیفین اور دقتین بہت بڑہ جاتی ہین۔

(۸۵۲) عورتون کو خانہ داری کا کاروبار چلانے کے لئے علم حساب سکہلانا چاہئے۔ تاکہ وہ آمدنی و خرچ کا حساب اپنے قلم سے لکہا کرین۔

(۸۵۳) عورتون کو اصول خانہ داری سکہلانا لازم ہے۔ جس عورت کو اصول خانہ داری سے واقفیت نہ ہو وہ گھر کے کام عمدہ طرح نہین چلا سکتی۔

(۸۵۴) اصول خانہ داری سے سینا۔ پرونا۔ کہانا۔ پکانا۔ گہر کا خرچ چلانا۔ نوکرون

اور ملازمون کی نگرانی کرنی بچون کی تربیت اور پرورش کرنی - مہمان داری
اور بیمارون کی تیمارداری کرنی - ان باتون کی واقفیت حاصل ہوتی ہے -

(۸۵۵) اصول خانہ داری سے سکہانے کے بعد عورتون کو اصول حفظ صحت کی تعلیم بہی دینی ضرور ہے -

(۸۵۶) جو عورتین اصول حفظ صحت سے واقف ہوتی ہین اُن کے بچے اُن کا تمام گہر بار صحت و تندرستی کی نعمت سے مالامال رہتا ہے -

(۸۵۷) خوشی انسان کی صحت کو ترقی دیتی ہے اور غمی صدمہ پہونچاتی ہے

(۸۵۸) ہر شخص کی زندگی کی قدر و قیمت کا اندازہ اُس کی چال چلن سے ہو سکتا ہے -

(۸۵۹) کسی فعل کے متعلق یہہ نہین خیال کرنا چاہیئے کہ ہمارا دل کیا چاہتا ہے بلکہ یہ دیکہنا چاہیئے کہ ہمین کیا کرنا چاہیئے اور یہی بات سچی مسرت کی کلید ہے -

(۸۶۰) انسان کی شرافت اُس کے رویہ کی درستی پر منحصر ہے -

(۸۶۱) انسان مین جتنے زیادہ اوصاف حمیدہ ہونگے وہ اتنا ہی زیادہ شریف ہوگا

(۸۶۲) شریف انسان کو اس کا بہت خیال رہتا ہے کہ اُس سے کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے اُس کی بات مین فرق آئے - اسی وجہ سے وہ ہمیشہ راستبازی

اور دیانت داری سے کام کرتا ہی اور جو زبان سے کہتا ہی وہی کرد کہاتا ہے اور اُسکا ہان یا نا کہدینا پتہر کی لکیر ہی۔ وہ لالچ اور حرص کی پہندے مین نہین پہنستا اور انصاف اور ایمان کی خلاف کوئی کام نہین کرتا

(۸۶۳) صداقت شریف انسان کی زبان کا جوہر ہے۔

(۸۶۴) ہر شریف آدمی عالی ہمت ہوتا ہے۔

(۸۶۵) زندگی کے کاروبار اور دنیا کے معاملات مین دانشمندی سے زیادہ خوش رویگی کی ضرورت ہے۔

(۸۶۶) عمدہ رویہ اور نیک چال چلن انسان کو زندگی کے کاروبار دنیا کے معاملات مین کامیابی بخشتے ہین۔

(۸۶۷) نیک رویہ لوگ باادب ہوتے ہین۔ ادب سے خاندانون وگہرانون مین محبت قائم رہتی ہے۔

(۸۶۸) انسان کا عمدہ چال چلن اسکے کاروبار سہل کرتا ہے اور اُسکی معاشرت اور تمدن کے تعلقات مین سہولت۔ اعتبار و اعتماد۔ آرام و آسایش اور اطمینان پیدا کرتا ہے۔

(۸۶۹) اکثر انسان جسطرح جسمانی بیماریون کا علاج کرتے یا کراتے ہین۔ اُس طرح روحانی بیماریون کے علاج کی طرف مایل نہین ہوتے۔ جس کی سخت ضرورت ہے

(۸۷۰) جہان تک ممکن ہو ہمسایون کو راحت پہونچاؤ۔

(۸۷۱) تونگر وہ ہے جس کی دولت سے غریبون کو فائدہ پہونچے۔

(۸۷۲) راستبازون کا قول و فعل یکسان ہوتا ہے۔

(۸۷۳) جو انسان عدل و انصاف سے کام لیتے ہین وہ کبھی کسی مصیبت مین مبتلا نہین ہوتے۔

(۸۷۴) ایک ہی مطلب پر بار بار گفتگو کرنی پسندیدہ نہین ہے۔

(۸۷۵) جھوٹی شان و شوکت سے بچو۔

(۸۷۶) دنیا کی دولت انسان کے عیبون کو نہین چھپا سکتی۔

(۸۷۷) وہ لوگ نادان ہین جو دولت کے بھروسہ عیب پر عیب کرتے ہین۔

(۸۷۸) دلجوئی اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔

(۸۷۹) افسوس ہے اُنکی حالت پر جو اپنی حکومت پر غرور و ناز کرتے ہین۔

(۸۸۰) اُن دوستون کی دوستی پر بھروسہ نہ کرو جو ظاہر و باطن مین فرق رکھتے ہون

(۸۸۱) ضعیف الاعتقادی سے بڑے بڑے نقصان پیدا ہوتے ہین۔

(۸۸۲) لیاقت بڑی بڑی مشکلون سے بچاتی ہے۔

(۸۸۳) ہماری دعوتین اکثر اوقات عداوتین بن جاتی ہین۔

(۸۸۴) جو لوگ دولت کی قدر کرتے ہین دولت خود اُن کی قدر کرتی ہے۔

(۸۸۵) آرام طلب ہمیشہ بیمار رہتے ہین۔

(۸۸۶) عمر خواہ کتنی ہی دراز ہو لیکن جب تک نکوکاری مین نہ گذرے تب تک درازیٔ عمر سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوتا۔

(۸۸۷) انسان محنت اور کوشش سے منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے۔

(۸۸۸) افسوس ہے اُن کی حالت پر جو گناہ پر گناہ کرتے ہین مگر نادم نہین ہوتے

(۸۸۹) بُرے کام کا انجام ہمیشہ بُرا ہوتا ہے۔

(۸۹۰) جب نیا کام شروع کرو تو خدا کا نام لے کر شروع کرو۔

(۸۹۱) کاہل اور جاہل ہمیشہ مشکلات مین مبتلا رہتے ہین۔

(۸۹۲) جو لوگ دوسرون کی مشکل کشائی کرتے ہین اُن کی مشکلین خدائے پاک کی طرف سے خود بخود آسان ہو جاتی ہین۔

(۸۹۳) دشمن کی مصیبت پر کبھی خوشی نہ مناؤ۔

(۸۹۴) دنیا مین بغیر علم و ہنر اور محنت کے کام ہی نہین چل سکتا۔

(۸۹۵) سچا دوست وہ ہے جو مستقل مزاج ہو اور وقت پر کام آئے۔

(۸۹۶) خدائے پاک کی نعمتون کا شکریہ ادا کرو۔

(۸۹۷) بیکسون کے حال پر رحم کرو۔

(۸۹۸) جب تک قسمت سیدہی نہ ہو اُس وقت تک گوہر مراد کا حاصل ہونا محالات سے ہے۔

(۸۹۹) نیش زن اور دروغ گو کو فروغ حاصل نہین ہوتا۔

(۹۰۰) افسوس ہے اُن لوگون کی حالت پر جو طمع و لالچ مین اپنے مذہب کو تبدیل کرین۔

(۹۰۱) زمانہ کی موافقت پر غرور و ناز نہ کرو۔

(۹۰۲) زمانہ کی عجیب کیفیت ہے کہ جو لوگ نان شبینہ کو محتاج تہے امیر بن گئے اور جو امیر تہے وہ نان شبینہ کو محتاج ہو گئے۔

(۹۰۳) صلح کل سے بہتر کوئی طریقہ نہین۔

(۹۰۴) جب خدائے پاک فضل کرتا ہے تب مشکل کام بہی آسان ہوجاتا ہے۔

(۹۰۵) سُنی سُنائی بات کو بغیر تحقیق کے جو لوگ باور کرتے ہین وہ سخت غلطی کرتے ہین۔

(۹۰۶) سب سے بہتر خدمت خلق کی خدمت ہے جو خلق کی خدمت کرتا ہے وہ مورد مراحم خالق ہوتا ہے۔

(۹۰۷) جو لوگ عیش و عشرت مین رہتے ہین اُنہین کیا خبر ہے کہ مصیبت زدون پر کیا گذرتی ہے۔

(۹۰۸) جو لوگ اپنے ملازمون پر مہربانی کرتے ہین اُن سے ملازم بیوفائی نہین کرتے۔

(۹۰۹) وہ جوانی کچھہ نہین جو بد افعالی مین گذرے۔

(۹۱۰) دنیا مین ایک طرف ہنستے ہین اور ایک طرف روتے ہین۔

(۹۱۱) موت و حیات تابع حکم الٰہی ہین۔

(۹۱۲) پاک دل وہی ہے جو نصیحت پذیر ہو۔

(۹۱۳) جو لوگ رحمت خدائے پاک کا بھروسہ رکھتے ہین وہ ہر طرح بے فکر ہین۔

(۹۱۴) دل کو قابو مین رکھنا سب سے مشکل کام ہے۔

(۹۱۵) جسقدر تعلقات کم ہوتے ہین اُس قدر تفکرات کم ہوتے ہین۔

(۹۱۶) جس چیز کا کرنا منع ہے اُس کا خیال بھی دل مین نہ لانا چاہئے۔

(۹۱۷) جب تک خدائے پاک کی رحمت نہ ہو تب تک تکالیف و مصائب سے نجات نہین ملتی۔

(۹۱۸) ابنائے جنس مین خلقت کے اعتبار سے کچھہ بھی تفاوت نہین ہے۔

(۹۱۹) گنہگارون کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے کہ وہ اپنے گناہون کی معافی خدائے پاک سے چاہین۔

(۹۲۰) ذاتی لیاقت جب تک مشیت ایزدی نہ ہو کارگر نہین ہوسکتی۔

(۹۲۱) ہر قسم کی کدورتون کو دل سے دور کرو۔

(۹۲۲) خدائے پاک کی معرفت کے لئے اعلیٰ درجہ کی لیاقت وعلم کی ضرورت ہے

(۹۲۳) پست ہمتی سے دنیا کا ایک کام بھی اچھی طرح چل نہین سکتا۔

(۹۲۴) خدائے پاک کے مرضی کے خلاف کسی قسم کی بہتری نہین ہوسکتی۔

(۹۲۵) انسان کامل بننا سخت مشکل کام ہے۔

(۹۲۶) کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو

(۹۲۷) انسان کو اُسکی انسانی حیثیت سے دیکھو اُسکی امیری یا غریبی حیثیت سے نہ دیکھو۔

(۹۲۸) دنیا مین جو کچھہ پیش آتا ہے اُسے انسان ہی برداشت کرسکتا ہے۔

(۹۲۹) خدائے پاک کی صنعت وقدرت مین غور سے فکر کیا کرو۔

(۹۳۰) اس دنیا سے ایک نہ ایک دن سب کو چلنا ہے۔

(۹۳۱) جو کام مشورت سے ہوتے ہین اُن کا انجام اکثر نیک ہوتا ہے۔

(۹۳۲) اہل علم جہان جاتے ہین وہان اُن کی عزت ہوتی ہے۔

(۹۳۳) خدائے پاک سب کی قسمتون کا مالک ہے جو چاہے سو کرے۔

(۹۳۴) گو تقدیر مقدم ہے مگر تدبیر بہی شرط ہے۔

(۹۳۵) بگڑی بن جاتی ہے جب فضل خدائے پاک ہوتا ہے۔

(۹۳۶) راستی پسند و حق پسند۔ راست گو و حق گو ہر ایک دربار مین سرخ رو اور ہر ایک میدان مین کامیاب ہوتا ہے۔

(۹۳۷) دل آزاری سے بڑھکر کوئی گناہ نہین ہے۔

(۹۳۸) جو لوگ اپنے قول پر قائم نہین رہتے ہین اُنکا اعتبار جاتا رہتا ہے۔

(۹۳۹) مبارک ہین وہ لوگ جن کی سیرت اچھی ہو۔

(۹۴۰) دنیا مین ایسے نیک کام کرو کہ عاقبت مین فائدہ بخش ہون۔

(۹۴۱) دعا خدائے پاک کی درگاہ مین وہی قبولیت کو پہونچتی ہے۔ جو خضوع اور خشوع کے ساتھہ ہو۔

(۹۴۲) جان ایک ہے یعنے حیوان وانسان وچرند وپرند سب مین وہی ایک جان ہے اور یہ سب خدائے پاک کا نام جپتے ہین۔

(۹۴۳) ناصحون کی نصیحت پر عمل کرو۔

(۹۴۴) بیجا نمایشون سے زیر باری کی سوا کچہہ فائدہ نہین ہے۔

(۹۴۵) بیجا نمایشون کی طرف توجہ نہ ہو تو مصیبت و تکلیف کبہی نصیب نہ ہو

(۹۴۶) خواہ کیسی ہی مشکلین پیش آئین اور کیساہی لالچ بتایا جائے مگر کبہی حق سے منہ نہ موڑو اور ناحق کی طرف رخ نہ کرو۔

(۹۴۷) باخدا درویش کو جو مزہ یاد الٰہی مین ہے وہ کسی چیز مین نہین آتا۔

(۹۴۸) باخدا درویش کو غیر از خدا کوئی چیز پسند نہین آتی۔

(۹۴۹) وہ انسان زیادہ عزت اور زیادہ قدر کے قابل ہوتا ہے۔ جس کی چال چلن مین کہوٹ نہ ہو۔

(۹۵۰) موت کا مقابلہ حکیم ڈاکٹر نہین کرسکتے۔ بلکہ یہ بہی تکے بکے رہ جاتے ہین۔

(۹۵۱) عمدہ ناصح وہ ہے جس کی نصیحتین دل مین گہر کرین

(۹۵۲) ایسی یاد الٰہی سے جو محض نمایش کے لئے ہو کچہہ بہی فائدہ نہین ہوتا

(۹۵۳) جوانمرد وہ ہین جو مصیبت زدون کی مدد تن دہی سے کرین۔

(۹۵۴) مبارک ہین وہ انسان جو دوسرون کے آسایش کے لئے اپنی آسایش ترک کردیتے ہین۔

(۹۵۵) اہل قرابت سے سلوک کرو گو وہ تم سے بدسلوکی کرین۔

(۹۵۶) بیگانون کو یگانا بنانے کی کوشش کرو۔

(۹۵۷) عقل کو اسوجہہ سے شرف حاصل ہے کہ انسان اُس کے ذریعہ سے نیک وبد نفع ونقصان مین تمیز کرتا ہے اور دوست ودشمن کو پہچانتا ہے۔

(۹۵۸) نیک چال چلن ہرایک کو درکار ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔

(۹۵۹) دنیامین اگرایک کو کامیابی نصیب ہوتی ہے تو دوسرے کا دل ٹوٹتا ہے

(۹۶۰) دل کو آباد کرنے والا بھی خدائے پاک ہے اور دل کو ویران کرنے والا بھی وہی ہے۔

(۹۶۱) استقلال سے سب مشکلین حل ہوجاتی ہین۔

(۹۶۲) باخدا درویش کے نزدیک دولت دنیا کی ذرا بھی وقعت نہین ہے۔

(۹۶۳) عمدہ سوسائیٹی کے بغیر زندگی کا لطف نہین۔

(۹۶۴) انسان کو اُن چیزون کے استعمال سے بچنا چاہئے۔ جن سے سوسائیٹی کو نقصان پہونچے۔

(۹۶۵) اگر ہرایک چیز مین اعتدال سے کام لو تو صحت خود حاصل رہیگی۔

(۹۶۶) اگر صحت مطلوب ہو تو مسکرات ومنشیات کے استعمال سے پرہیز کرو۔

(۹۶۷) چاہتی بی بی اپنے شوہر کی سچی دوست ہے اور ہر قسم کی خوشی آرام وراحت کا

چشمہ ہے۔ تباہی مین رفیق۔ اور مصیبت مین ساتھی مشکلون مین مددگار۔ بیماری مین آرام دہ۔ فارغ البالی مین زینت۔ گھر کے کاروبار مین مشیر۔ اور دنیا کے مکروہات مین تسکین کا ذریعہ ہے۔

(۹۶۸) اچھی بی بی شوہر کے پیچھے اُس کے واپسی کا شوق سے انتظار کرتی ہے اور اُس کی واپسی سے قبل اُس کے آرام وآسایش کے سامان خوبی وکفایت شعاری سے مہیا کر رکھتی ہے۔

(۹۶۹) گھر مین نوکر چاکر کتنے ہی ہون اگر بی بی نہ ہو تو لطف زندگی نہین۔ نوکر چاکر کے دلمین وہ محبت اور محبت مین وہ دلسوزی وہ ہمدردی وہ سلیقہ نہین ہوتا جو بی بی کے دل مین ہوتا ہے

(۹۷۰) خدائے پاک کی یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ مرد کو لائق۔ سلیقہ مند وباشعور وکفایت شعار واطاعت گذار بی بی اور عورت کو عمدہ شوہر ملے۔

(۹۷۱) میان بی بی ہم خیال وہم وصف وہم مذاق ہون تو زندگی کی سچی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

(۹۷۲) عصمت عورت کے لئے وہ بیش بہا جوہر ہے کہ بغیر اُسکے ساری خوبیان اور دنیا بھر کا جہیز بے سود وبیکار ہے۔

(۹۷۳) عورت کی کامل عصمت یہہ ہے کہ اگر بدلحاظی وبدشرمی کا لفظ بھی

اُس کے کان مین پڑے تو لب پر مسکراہٹ تک نہ آئے۔

(۹۷۴) بیکار عورت ہمیشہ بدمزاج۔ بیمار اور چڑچڑی ہوتی ہے۔

(۹۷۵) میان بی بی مین محبت کی سخت ضرورت ہے۔ اگر محبت نہ ہو تو دنیا بھی گھر دوزخ بن جاتا ہے۔

(۹۷۶) بچے باغ زندگانی کے پہل پہول ہین اور گھر مین رہنے والون کے دل بہلانے اور خوشی بخشنے کا ذریعہ ہین۔

(۹۷۷) بچون سے محبت کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ انسان کے دل مین رحم اور ہمدردی کرنے کا مادہ ہے۔

(۹۷۸) جو شخص اپنی اولاد سے محبت نہین کرتا اُس سے یہ امید فضول ہے کہ وہ ابنائے جنس سے محبت وسلوک ومعاونت کا برتاؤ کریگا۔

(۹۷۹) بچون کی طبیعت مین جو اثر مان کی تربیت وتعلیم کا ہوتا ہے وہ عمر بہر نہین جاتا۔

(۹۸۰) بچون کی اخلاقی تعلیم دو طریقہ سے ہوتی ہے۔ (۱) الفاظ سے (۲) افعال سے۔ اوران مین دوسرا طریقہ زیادہ موثر ہے۔

(۹۸۱) بچون کا قاعدہ ہے کہ سُن کر اتنا نہین سیکھتے جتنا دیکھ کر سیکھتے ہین۔

(۹۸۲) گھر کی زندگی کا اثر بچون کی چال چلن پر زیادہ پڑتا ہے۔

(۹۸۳) مفلسی اخلاق کو خراب کرتی ہے۔

(۹۸۴) افلاس سچی مسرت کے حق مین سم قاتل ہے اور بہت سی نیکیان انسان افلاس کی وجہ سے نہین کرسکتا۔

(۹۸۵) دولت بہت اطمینان بخش شئے ہے جب روپیہ پاس ہوتا ہے تو طبیعت مین دلیری پیدا ہوتی ہے۔

(۹۸۶) روپیہ پاس ہو تو غریبون کی مدد کی جاسکتی ہے۔ رشتہ دارون یتیمون اور ہمسایون کی معاونت ہوسکتی ہے۔

(۹۸۷) غضب حد اعتدال سے زیادہ ہونا خرابی۔ رسوائی۔ بربادی اور پشیمانی کا باعث ہوتا ہے۔

(۹۸۸) کام کرنے کا سب سے عمدہ اصول یہہ ہے کہ جو کام آج ہوسکے وہ کل پر نہ چھوڑا جائے۔

(۹۸۹) تضییع اوقات دنیا مین سب سے بڑی فضول خرچی ہے کیونکہ اس سے ایسی چیز ضایع ہوتی ہے جس کی پھر تلافی نہین ہوسکتی۔

(۹۹۰) جن لوگون کو خدائے پاک نے حقیقت شناس آنکھہ دی ہے وہ دیکھتے

ہین کہ خدائے پاک کا جلوہ اُس کے کارخانۂ قدرت کے ہر ذرہ مین موجود ہے اور ادنیٰ و اعلیٰ ہر ایک چیز ظاہر کر رہی ہے کہ اُس کا کوئی ایسا صانع ہے جس کی قدرت اور حکمت کو کوئی نہین پہونچ سکتا۔

(۹۹۱) افضل وہی ہین جو یاد الٰہی کرتے ہین۔

(۹۹۲) یاد الٰہی سے دل کی صفائی اور بارگاہ الٰہی تک رسائی ہوتی ہے۔

(۹۹۳) جو احسان کرتے ہین وہ اپنے ممنون کے دل مین گھر کرتے ہین۔

(۹۹۴) حاکم مین دانائی اور ایمانداری دونون کی ضرورت ہے۔

(۹۹۵) انصاف بلا کسی معاوضہ کے ہونا چاہئیے۔ کیونکہ اُس انصاف سے جو روپئے کی عوض مین خریدا جائے اور کوئی چیز زیادہ تر قابل نفرت نہین ہے۔

(۹۹۶) انصاف آزاد اور جلد ہونا چاہئیے کیونکہ انصاف مین دیر ہونی گویا انصاف سے انکار کرنا ہے۔

(۹۹۷) انصاف مین سوائے سچ کے خاطر و مروت یا کسی شئے کا خیال نہ ہونا چاہئیے۔

(۹۹۸) خدائے پاک ہی ہمیشہ عمدہ اور نیک خیالات دل مین ڈال کر ہم کو نیکی کی ہدایت کرتا ہے۔

(۹۹) اگر تم کو نیک نفس ہونے کی نعمت حاصل کرنی ہو تو اُس کے حاصل ہونے کی دعا تم کو ہر وقت خدائے پاک سے مانگنی چاہیئے۔

(۱۰۰) قبولیت دعا کے لئے یہہ لازمی نہین ہے کہ ہاتھہ آسمان کی طرف اُٹھائے جائین۔ بغیر کسی نمائش کے اگر دل ہی دل مین خضوع و خشوع کے ساتھہ دعا مانگی جائے تو وہ قبول ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے۔

بالخیر

راقم

محمد عبد القادر

صوبہ دار صوبہ گلبرگہ